کالا شہزادہ
پرستان میں
TARIQ
ZAHEER

ناشران ------ اشرف قریشی
--------- یوسف قریشی
تزئین ------ محمد بلال قریشی
طابع ------ پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ------ -/30 روپے

پرستان کا بادشاہ ارژنگ دیو اپنے شاہی کمرے میں اپنی زرنگار مسند پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ اس کی پیشانی شکن آلود تھی اور اس کے چہرے پر اور آنکھوں میں بے پناہ پریشانی کے سائے لہرا رہے تھے۔ وہ اس وقت کمرے میں تنہا تھا۔ اس لمحے وہاں ایک خوبصورت پری نمودار ہوئی۔

"کنیز شاگلی شہنشاہ دیو کو سلام پیش کرتی ہے"۔ خوبصورت پری جس نے سرخ رنگ کا خوبصورت لباس پہن رکھا تھا، ارژنگ دیو کے سامنے جھکتے ہوئے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کے بال سیاہ تھے

اور اس کی کمر تک بکھرے ہوئے تھے جبکہ اس کے
پروں کا رنگ سبز تھا۔ اس کی آواز سن کر شہنشاہ دیو
چونک پڑا اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔

" شاگلی پری تم، کہو کس لئے آئی ہو"۔ شہنشاہ دیو
نے اس کی جانب ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا
جیسے اس وقت اس کنیز شاگلی پری کا آنا اسے پسند نہ
آیا ہو۔

" میں آپ کے لئے کوہ باطن کے دیو شالنگل کا
پیغام لائی ہوں"۔ شاگلی پری نے اسی طرح مؤدب
لہجے میں جواب دیا۔

" شالنگل دیو کا پیغام۔ اوہ، کیا پیغام دیا ہے اس
نے۔ بتاؤ جلدی بتاؤ"۔ شالنگل دیو کا نام سن کر
شہنشاہ دیو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔ اس
کے چہرے پر موجود پریشانی شالنگل دیو کا نام سن کر
اور زیادہ بڑھ گئی تھی۔

" شالنگل دیو نے پیغام دیا ہے کہ آپ کو اس نے
جو ایک ماہ کی مدت دی ہوئی تھی وہ پوری ہونے
والی ہے۔ آج کی رات گزرنے کے بعد ایک ماہ پورا

ہو جائے گا۔ اس لئے آپ کے لئے بہتر ہے کہ آپ
شالنگل دیو کی بات مان جائیں اور پرستان کو چھوڑ کر
چلے جائیں اور اپنا تخت و تاج اس کے حوالے کر
دیں۔ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو کل دن نکلتے ہی
شالنگل دیو اپنی طاقتوں کے ساتھ پوری قوت سے حملہ
کر دے گا۔ اس حملے میں آپ کے پرستان کا جتنا
نقصان ہوگا اس کی ذمہ داری شالنگل دیو پر نہیں
ہوگی"۔ شاگلی پری نے شہنشاہ دیو کو شالنگل دیو کا
پیغام سناتے ہوئے کہا۔ اس کا پیغام سن کر شہنشاہ
دیو کا چہرہ غیض و غضب سے سرخ ہوتا چلا گیا اور
اس کی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا کیونکہ وہ بے
حد سرخ ہو گئی تھیں۔

" دھمکی۔ شالنگل دیو، شہنشاہ دیو کو دھمکی دے رہا
ہے۔ اس کی اتنی جرأت"۔ شہنشاہ دیو نے مسند سے
اٹھ کر غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

" یہ دھمکی نہیں، آپ کے لئے شالنگل دیو کا
مخلصانہ پیغام ہے آقا"۔ شاگلی پری نے مسکراتے
ہوئے کہا۔ وہ شہنشاہ دیو کو غیض و غضب میں آتے

دیکھ کر ذرا بھی پریشان نہ ہوئی تھی۔

" مخلصانہ مشورہ، ہونہہ اگر یہ شانگل دیو کا مخلصانہ مشورہ ہے تو پھر اسے بھی ہماری طرف سے ایک مخلصانہ پیغام پہنچا دو"۔ شہنشاہ دیو نے غصے سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" حکم آقا"۔ شاگلی پری نے سر جھکا کر کہا۔

" شانگل دیو سے کہو کہ اگر وہ ہمارے ہاتھوں عبرتناک موت نہیں مرنا چاہتا تو آج شام ہونے تک خود کو ہمارے حوالے کر دے۔ ہم یہ اس کی پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر اسے معاف کر دیں گے اور اسے دربار میں کم سے کم سزا دے کر چھوڑ دیں گے"۔ شہنشاہ دیو نے کہا تو ایک لمحے کے لئے شاگلی پری کا رنگ بدل گیا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ لہرایا لیکن اس نے جلدی سے خود کو سنبھال لیا۔

" کیا میں آپ کا یہ پیغام شانگل دیو تک پہنچا دوں"۔ شاگلی پری نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ جاؤ"۔ شہنشاہ دیو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تو آپ اپنا تخت و تاج شانگل دیو کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں"۔ شاگلی پری نے غور سے شہنشاہ دیو کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں۔ کبھی نہیں"۔ شہنشاہ دیو حلق کے بل غرایا۔

" اور آپ پرستان کو چھوڑ کر بھی نہیں جائیں گے"۔ شاگلی پری نے پھر پوچھا۔

" میں مر تو سکتا ہوں مگر شانگل جیسے شیطان اور مکار دیو کے ڈر سے اپنی رعایا کو عذاب میں ڈالنے کے لئے بزدلوں کی طرح بھاگ نہیں سکتا"۔ شہنشاہ دیو نے شاگلی پری کی جانب خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" کیا یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے آقا"۔ شاگلی پری کا انداز بے حد نرم تھا۔

" قطعی۔ میں اپنے فیصلے پر پہلے بھی قائم تھا آج بھی قائم ہوں اور ہمیشہ قائم رہوں گا"۔ شہنشاہ دیو نے گرجتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے آقا۔ پھر آپ صرف آج رات گزرنے

دیں اس کے بعد کیا ہوگا یہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے"۔ اس بار شاگلی پری نے قدرے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

" کیا ہوگا۔ کیا کر سکتا ہے شانگل دیو اور تم۔ تم میرے ساتھ اس لہجے میں بات کر رہی ہو شاگلی پری۔ تم، تمہاری یہ جرأت"۔ شہنشاہ دیو نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" میں آپ کی نہیں شانگل دیو کی کنیز ہوں شہنشاہ دیو۔ میں آپ سے کسی بھی لہجے میں بات کر سکتی ہوں۔ یہ تو میری شرافت ہے جو میں آپ سے عزت سے بات کر رہی ہوں ورنہ"۔ شاگلی پری نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" ورنہ، ورنہ کیا"۔ شہنشاہ دیو نے اسے خوفناک نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

" اس کا جواب آپ کو دن نکلنے پر معلوم ہو جائے گا۔ اب میں جاتی ہوں"۔ شاگلی پری نے انتہائی زہریلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ شہنشاہ دیو اس سے کچھ کہتا وہ اچانک وہاں سے غائب ہو گئی اور

شہنشاہ دیو اپنی جگہ غصے اور نفرت سے بل کھا کر رہ گیا۔

" شاگلی پری، شانگل دیو تم نے میرے، شہنشاہ دیو کے غضب کو للکارا ہے۔ اب مجھے ہر صورت میں تمہارے خلاف کارروائی کرنا ہوگی۔ میں تم دونوں کا اس قدر بھیانک حشر کروں گا کہ آئندہ پورے پرستان تو کیا کوہ قاف میں بھی کسی کو اپنے شہنشاہ کے خلاف بغاوت کرنے کی جرأت نہ ہوگی"۔ شاگلی پری کے غائب ہوتے ہی شہنشاہ دیو نے انتہائی نفرت زدہ لہجے میں کہا۔ اس کی پیشانی پر موجود بل اور زیادہ گہرے ہو گئے تھے اور غصے سے اس کی آنکھوں کے ساتھ اب اس کا چہرہ بھی ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

" دربان"۔ چند لمحے شہنشاہ دیو اپنے غصے کو ٹھنڈا کرتا رہا پھر اس نے کمرے کے باہر کھڑے ایک دربان دیو کو آواز دی۔ اسی لمحے ایک طاقتور دیو اندر آ گیا جس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا نیزہ تھا۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر شاہی انداز میں شہنشاہ دیو کو سلام کیا۔

"حکم شہنشاہ دیو"۔ اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"وزیراعظم راگس دیو، سالار ہاکش دیو اور شوتو جن کو ہمارے حضور پیش کرو فوراً"۔ شہنشاہ دیو نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو دربان سر ہلا کر اور جھک کر اسے سلام کرتا ہوا الٹے قدموں کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچھ ہی دیر بعد کمرے میں ایک بوڑھا دیو داخل ہوا۔ اس کے بعد ایک جوان، طاقتور اور انتہائی لحیم و شحیم دیو اندر آیا۔ بوڑھا دیو وزیراعظم راگس دیو تھا۔ دوسرا طاقتور دیو شہنشاہ دیو کی فوج کا سالار ہاکش دیو تھا۔ ان کے بعد کمرے میں آنے والا ایک بوڑھا جن تھا جس کا نام شوتو تھا۔ شوتو جن علم نجوم کا ماہر تھا۔ اس نے نجومیوں والی مخصوص لمبوتری ٹوپی سر پر جما رکھی تھی اور بغل میں ایک چھوٹا سا تھیلا دبا رکھا تھا۔ ان تینوں نے شہنشاہ دیو کو مؤدبانہ اور شاہی انداز میں سلام کیا اور شہنشاہ دیو کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے۔

"وہ آج پھر آئی تھی"۔ شہنشاہ دیو نے ان تینوں

کی جانب دیکھتے ہوئے انتہائی پریشان لہجے میں کہا۔

"کون آقا"۔ وزیراعظم راگس دیو نے جلدی سے پوچھا۔

"شاگی پری"۔ شہنشاہ دیو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"شاگی پری۔ شانگل دیو کی کنیز"۔ ان تینوں نے ایک ساتھ چونکتے ہوئے کہا۔ شاگی پری اور شانگل دیو کے نام سے ان تینوں کے چہروں پر بھی تشویش کے آثار پھیل گئے تھے۔

"ہاں، آج وہ ہمیں دھمکیاں دے کر گئی ہے"۔ شہنشاہ دیو نے کہا اور پھر وہ وزیراعظم راگس دیو، سالار ہاکش دیو اور نجومی شوتو جن کو اپنے اور شاگی پری کے ساتھ ہونے والی باتوں سے آگاہ کرنے لگا۔

"اب تم بتاؤ شوتو جن۔ تم نے تو کہا تھا کہ شانگل دیو کے پاس اتنی طاقتیں نہیں ہیں کہ وہ ہمیں تخت سے ہٹانے کے لئے پرستان پر حملہ کر سکے۔ پھر شاگی یہاں کیوں آئی تھی اور اس کی ان باتوں کا کیا مطلب ہے کہ ہم کل تک اپنا تخت و تاج شانگل دیو

کے حوالے کرکے پرستان چھوڑ کر چلے جائیں"۔ شہنشاہ دیو نے نجومی شوتو جن کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آقا، ایک ماہ قبل جب سارے درباریوں کے سامنے شانگل دیو آپ کو دھمکی دے کر گیا تھا کہ آپ اپنا تخت و تاج اس کے حوالے کر دیں اور خود جلاوطن ہو جائیں تو اس کے پاس ناگنی کی کالی طاقت تھی۔ اس وقت ناگنی کی حالت بہت خراب تھی یعنی وہ مکمل طور پر شانگل دیو کے قبضے میں نہیں آئی تھی۔ اس لئے میں نے اس وقت جب حساب کتاب لگایا تھا تو مجھے یہی معلوم ہوا تھا کہ شانگل دیو صرف ناگنی کے بل بوتے پر آپ کو اتنی بڑی دھمکی دے کر گیا ہے۔ اسے خود بھی یہ معلوم نہیں تھا کہ جس ناگنی کے بل بوتے پر وہ سب کچھ کر رہا ہے وہ ناگنی ایک ماہ بعد نہ صرف اس کی قید سے آزاد ہو جائے گی بلکہ وہ خود بھی فنا ہو جائے گی کیونکہ اسے پاتال میں جا کر سرخ آگ کا غسل کرنا ہوتا ہے۔ پاتال میں جانے کے لئے اسے بہت وقت لگتا ہے اور وہ پاتال میں

اس صورت میں جا سکتی ہے جب وہ بالکل آزاد ہو۔ لیکن اس وقت چونکہ وہ شانگل دیو کی قید میں تھی اور تیس دنوں تک وہ خود رہائی بھی نہیں پا سکتی تھی اس لئے اس کا پاتال میں جانا اور سرخ آگ میں غسل کرنا ناممکن تھا۔ جس کی وجہ سے اس کی ہلاکت یقینی تھی۔ اب بھی یہی معاملہ ہے۔ شاگلی آپ کو شانگل دیو کا پیغام تو دے گئی ہے مگر وہ اور شانگل دیو یہ نہیں جانتے کہ کل صبح ہونے سے قبل پنجرے میں قید ان کی سب سے بڑی طاقت ناگنی ہلاک ہونے والی ہے۔

ناگنی کے ہلاک ہوتے ہی شانگل دیو کی ساری طاقتیں ختم ہو جائیں گی۔ دوسری ناگنی کی تلاش اور اسے حاصل کرنے میں شانگل دیو کو سو برس لگ جائیں گے اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ شانگل دیو آپ کو اور پرستان کے باسیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا"۔ نجومی شوتو جن کہتا چلا گیا۔ اس کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔

"ہمیں تمہاری صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے شاہی

نجومی۔ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ ہمارا دل ایک انجانے خطرے سے بری طرح سے دھڑک رہا ہے۔ ہمیں لگ رہا ہے کہ وہ بات نہیں ہے جو ہم سمجھ رہے ہیں۔ کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے وہ بہت برا اور خطرناک ہے۔ بہت خطرناک۔ اس لئے ہم آج صبح سے پریشان ہیں۔ اس پریشانی کی وجہ سے آج ہم نے دربار بھی نہیں لگایا۔ مسلسل اس کمرے میں بیٹھے شانگل دیو کے متعلق سوچے چلے جا رہے ہیں۔ پچھلی بار دربار میں شانگل دیو ہمیں دھمکی دے کر غائب ہو گیا تھا۔ اس کے توہین آمیز جملوں اور گستاخانہ رویئے نے ہمیں شدید غصہ دلا دیا تھا اور اس کی سرکوبی کے لئے ہم نے سالار ہاکش دیو کو بے شمار دیوؤں کے ہمراہ بھیجا تھا مگر اپنی پوری کوششوں کے باوجود سالار ہاکش اور اس کے ساتھی دیو شانگل دیو کا پتہ نہیں چلا پائے تھے۔

درباری کاموں میں مصروف رہ کر ہم شانگل دیو اور اس کی دھمکیوں کو بھول ہی گئے تھے مگر آج صبح جب ہم جاگے تو اچانک ہمیں اس کا خیال آگیا کیونکہ

اس کی دی ہوئی ایک ماہ کی مہلت ختم ہونے میں آج کا دن رہ گیا ہے۔ جوں جوں ہم شانگل دیو کے متعلق سوچتے گئے ہماری پریشانی بڑھتی چلی گئی اور پھر شانگل دیو کی خاص کنیز شاگلی پری بھی آ گئی۔ شہنشاہ دیو کہتا چلا گیا۔

"شاہی نجومی شوتو جن اپنے فن میں یکتا ہے شہنشاہ دیو۔ اس کا لگایا ہوا حساب آج تک غلط ثابت نہیں ہوا۔ اس نے جو کہا ہے وہ پورا ہو کر رہے گا۔ اس سے پہلے کہ شانگل دیو اپنی دھمکیوں پر عمل کرے اس کی قید میں موجود ناگنی ہی ہلاک ہو جائے گی۔ آپ اپنے ذہن سے تمام پریشانی نکال دیں۔ ہم احتیاط کے طور پر پرستان کی تمام سرحدوں پر دیوؤں کی فوج کو مستعد اور چوکنا کر دیتے ہیں اگر خدانخواستہ شانگل دیو اپنے دیوؤں کی فوج کے ہمراہ پرستان پر حملہ آور ہو بھی جائے گا تو ہماری فوج ان دیوؤں کا راستہ روکنا خوب جانتی ہے"۔ وزیراعظم راگس دیو نے کہا۔

"ہاں شہنشاہ دیو۔ وزیراعظم راگس دیو بالکل درست کہہ رہے ہیں۔ میں تمام فوج کو سرحدوں پر احکامات

بجوا دیتا ہوں۔

"ہماری طاقتور فوج کا مقابلہ کرنا شانگل دیو کے بس کی بات نہیں ہے۔ ہماری فوج ہر قسم کے طلسمی ہتھیاروں سے لیس ہے اور وہ مخالف دیوؤں کے جادوئی اور طلسماتی ہتھیاروں سے اپنا پورا پورا دفاع بھی کر سکتے ہیں"۔ سپہ سالار ہاکش دیو نے بڑے مضبوط لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے۔ تم سب اس قدر بااعتماد ہو تو ہم فکر چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن ...." شہنشاہ دیو کہتے کہتے رک گیا۔

"لیکن کیا شہنشاہ دیو"۔ وزیراعظم راگس دیو نے کہا۔

"پتہ نہیں۔ کیا بات ہے ہمارا دل کسی طرح سے مطمئن نہیں ہو رہا۔ بہرحال ٹھیک ہے تم جاؤ۔ ہم خود کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں"۔ شہنشاہ دیو نے سر جھٹکتے ہوئے کہا اور وزیراعظم راگس دیو، سپہ سالار ہاکش دیو اور شاہی نجومی شوتو جن شہنشاہ دیو کو سلام کرتے ہوئے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ شوتو جن

کے لبوں پر ایک شیطانی اور فاتحانہ مسکراہٹ ناچ رہی تھی جسے نہ شہنشاہ دیو دیکھ سکا تھا، نہ وزیراعظم اور نہ سپہ سالار ہاکش دیو۔

کالا شہزادہ ناگ خزانہ تباہ کرکے عمروعیار کو یقینی ہلاکت سے بچا کر اور اس سے اجازت لے کر منکو بونے کے ہمراہ واپس اپنے ملک آگیا تھا۔ منکو بونا اس سے اجازت لے کر اپنے ماں باپ یعنی پاتال نگری کے بادشاہ اور ملکہ کے پاس واپس پاتال چلا گیا تھا اور کالا شہزادہ شاہی محل میں اپنے ماں باپ کے ہمراہ آرام کر رہا تھا۔

اگر کوئی نئی مہم ہوتی تو سمندر بابا اس سے خود رابطہ کر لیتے تھے یا پھر وہ منکو بونے کو سب کچھ سمجھا اور بتا کر کالے شہزادے کے پاس بھیج دیتے تھے۔

منکو بونا اس سے ملنے اکثر اس کے پاس آتا رہتا تھا۔ اس کی اچانک آمد پر ہر بار کالا شہزادہ یہی سمجھتا تھا کہ منکو بونا پھر اس کے لئے کوئی بڑی اور انوکھی مہم لایا ہوگا مگر جب منکو بونا اسے بتاتا کہ وہ صرف اس سے ملنے آیا ہے تو کالا شہزادہ مایوس ہو جاتا۔

جب سے اسے پراسرار طاقتیں ملی تھیں وہ چاہتا تھا کہ اسے زیادہ سے زیادہ مہمات ملیں۔ عمروعیار کی طرح اس کا بھی نام ہو اور وہ بھی زیادہ سے زیادہ ظالموں سے لڑ کر مظلوموں کی مدد کرے۔ یہ دنیا بہت بڑی تھی۔ اچھے اور نیک لوگوں کے ساتھ اس دنیا میں ظلم کرنے والوں کی بھی کمی نہیں تھی۔ پہلے تو کالا شہزادہ یہ سوچتا تھا کہ اسے گھر میں آرام کرنے کی بجائے ملکوں ملکوں کی سیر کرنی چاہئے ۔ جہاں اسے ظلم ہوتا دکھائی دے اس کے خلاف جنگ کرے مگر اس بات سے سمندر بابا نے اسے منع کر دیا تھا کہ اسے وہ ایسے خوفناک ظالموں کی ہلاکت کی مہمات دیں گے جن سے ہزاروں لاکھوں مخلوق کی جان کو خطرہ ہو۔

اس وقت بھی کالا شہزادہ اپنے مخصوص شاہی کمرے میں آرام کر رہا تھا کہ اس کے پاس منکو بونا آگیا اور وہ اس سے ہنسی مذاق کرنے لگا۔

" منکو بونے لگتا ہے۔ ساری دنیا سے ظالموں اور شیطانوں کا وجود ختم ہو گیا ہے۔ جن کی سرکوبی کے لئے ابھی تک سمندر بابا نے ہم سے رابطہ نہیں کیا۔ میں تو محل میں آرام کر کر کے تھک گیا ہوں۔ اس سے بہتر تو میں مچھیرا ہی بھلا تھا روز صبح سویرے اٹھ کر دریا پر چلا جاتا تھا اور دن بھر مچھلیاں پکڑنے میں مصروف رہتا تھا۔ سمندر بابا نے مجھے غیر معمولی اور پراسرار طاقتوں کا مالک اور شاہ زارم نے سچ مچ کا شہزادہ بنا کر مجھے نکما اور کام چور بنا دیا ہے"۔ کالے شہزادے نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" نہیں میرے کالے، نیلے، پیلے شہزادے ایسی بات نہیں ہے"۔ منکو بونے نے اسے سنجیدہ ہوتے دیکھ کر جلدی سے کہا۔

" ایسی ہی بات ہے منکو بونے۔ میں سارا سارا دن محل میں پڑا رہتا ہوں۔ نہ میرے پاس کوئی کام ہے

نہ دھندہ۔ اگر یہی حال رہا تو میرا کیا ہوگا"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" وہی ہوگا جو منظور خدا ہوگا۔ تم کیوں پریشان ہوتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اس وقت دنیا میں کہیں ظلم نہیں ہو رہا اور ساری دنیا امن سے رہ رہی ہے"۔ منکو بونے نے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر دنیا میں صرف انسانوں پر ہی تو ظلم نہیں ہوتا۔ ظالم تو کہیں بھی ہو سکتے ہیں"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" مثال کے طور پر"۔ منکو بونے نے اس کی جانب غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

مثال کے طور پر جنات، دیو، پریاں، جنگل کے جانور، سمندر کی مخلوقات اور پاتال کی مخلوقات۔ میں دنیا کے ہر جاندار، بے جان کا روپ بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہوں تو دنیا کی دوسری مخلوق کی مدد کرنے اور انہیں ظالم کے پنجے سے چھڑوانے کی کوشش کیوں نہیں کر سکتا جبکہ میں ایسا ہر کام کر سکتا ہوں"۔ کالے شہزادے نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کالے شہزادے۔ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے۔ جو کام اپنے مقررہ وقت پر کیا جائے اس کے نتائج اچھے ملتے ہیں اور اگر وقت سے پہلے کوئی ایسا کام شروع کر دیا جائے جس میں نقصان کا اندیشہ ہو تو اس کے نتائج بے حد بھیانک ہوتے ہیں"۔ منکو بونے نے کالے شہزادے کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"تم مجھے سمندر بابا سے ایک اجازت لے کر دے سکتے ہو"۔ اچانک کالے شہزادے نے کہا۔

"کیا"۔ منکو بونے نے چونک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے ایک مرتبہ سمندر بابا سے رابطہ کیا تھا اور ان سے ملکوں ملکوں کی سیر کی اجازت مانگی تھی اور کہا تھا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں خود دنیا میں گھوم پھر کر ظالموں کو تلاش کر کے ان کی سرکوبی کروں"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

"تو پھر"۔ منکو بونے نے پوچھا۔

"سمندر بابا نے مجھے منع کر دیا تھا اور کہا تھا کہ

جب تک وہ خود مجھے کسی ظالم کے خلاف کام کرنے کے لئے نہیں کہیں گے میں اپنے طور پر کوئی کام نہ کروں۔ منکو بونے میں محل میں پڑا پڑا اکتا گیا ہوں۔ اگر مجھے کسی ظالم کے خلاف لڑنے کے لئے نہیں بھیجا جا رہا تو کم از کم سیروسیاحت کی تو اجازت ملنی چاہئے۔ یہ اجازت تم مجھے لے دو سمندر بابا سے"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

"کالے شہزادے۔ آج تم بے حد اکھڑے اکھڑے لہجے میں باتیں کر رہے ہو اور تمہارا انداز بھی باغیانہ ہے۔ تم شاید اپنی طاقتوں پر ضرورت سے زیادہ ناز کرنے لگے ہو۔ جو انسان خود کو دوسروں سے بڑھ کر سمجھنے لگے وہ غرور اور تکبر کرنے لگتا ہے اور تم شاید بھول رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ غرور اور تکبر کرنے والوں کو بالکل بھی پسند نہیں کرتا۔ جس اللہ نے تمہیں اس قابل بنایا ہے اور تمہیں اس قدر طاقتوں سے نوازا ہے وہ چاہے تو تم سے ایک لمحے میں تمہاری ساری طاقتیں لے لے اور تمہیں پھر سے وہی معمولی مچھیرا بنا دے"۔ منکو بونے کے لہجے میں بے حد سرد پن تھا۔

"ارے، ارے کیا کہہ رہے ہو منکو بونے۔ میں اور تکبر۔ مم، میں ...." کالے شہزادے نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اسی لمحے اسے ایک اور زوردار جھٹکا لگا اور کالے شہزادے کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔

"مم، منکو بونے۔ مم، مجھے۔ مجھے کچھ ہو رہا ہے"۔ کالے شہزادے نے بری طرح سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اسی لمحے اچانک اس کی انگلی سے سلیمانی انگوٹھی غائب ہو گئی۔

"تمہارے غرور اور تکبر کی تمہیں سزا دے دی گئی ہے کالے شہزادے۔ تم سے تمہاری ساری طاقتیں اور سلیمانی انگوٹھی ہم نے تم سے واپس لے لی ہے۔ تم اس کے اہل نہیں ہو۔ آج سے تم آزاد ہو جو مرضی کرو۔ گھومو پھرو اور عیش کرو۔ تم سے اب ہم کوئی کام نہیں لیں گے"۔ اچانک کالے شہزادے کو سمندر بابا کی جلال بھری آواز سنائی دی۔ وہ شدید غصے میں تھے ان کی آواز اور ان کا جلالی لہجہ سن کر کالا شہزادہ سر سے لے کر پاؤں تک کانپ اٹھا۔

"نن، نہیں۔ نہیں سمندر بابا۔ مم، میں ...." کالے شہزادے نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن جواب میں سمندر بابا کی کوئی آواز سنائی نہیں دی۔

"منکو بونے۔ سمندر بابا نے میری ساری طاقتیں چھین لی ہیں"۔ کالے شہزادے نے منکو بونے کی جانب دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"یہ تو ہونا ہی تھا اور کرو غرور"۔ منکو بونے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ حسرت بھری اور ہمدردانہ نظروں سے کالے شہزادے کو دیکھ رہا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کالا شہزادہ اس سے کچھ کہتا منکو بونا بھی وہاں سے غائب ہو گیا۔ منکو بونے کو اس طرح غائب ہوتے دیکھ کر کالے شہزادے کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے تھے۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں چند لمحے قبل منکو بونا موجود تھا۔

وزیراعظم راگس دیو اپنے کمرے میں آرام کرنے کے لئے بستر پر لیٹا ہی تھا کہ کمرے میں ایک دربان داخل ہوا۔ اس نے جھک کر وزیراعظم راگس دیو کو سلام کیا۔

"کیا بات ہے۔ اس وقت کیوں آئے ہو"۔ اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر وزیراعظم راگس دیو نے جلدی سے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"شاہی نجومی شوتو جن باریابی کی اجازت چاہتا ہے حضور"۔ دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شاہی نجومی اس وقت۔ اس وقت اسے مجھ سے

کیا کام آن پڑا ہے"۔ وزیراعظم راگس دیو نے چونک کر اور حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں حضور۔ ہم نے اس سے کہا تھا کہ آپ آرام کر رہے ہیں۔ کل صبح مل لیں مگر اس نے کہا کہ اس کا آپ سے اسی وقت ملنا بہت ضروری ہے"۔ دربان نے جواب دیا۔

"ہونہہ، ٹھیک ہے بلاؤ اسے"۔ وزیراعظم راگس دیو نے ہنکارہ بھرتے ہوئے سر جھٹک کر کہا تو دربان سر جھکا کر اسے سلام کرتا ہوا الٹے قدموں کمرے سے باہر نکل گیا۔ چند ہی لمحوں بعد بوڑھا شاہی نجومی شوتو جن اندر آ گیا۔ اس نے اپنا وہی مخصوص شاہی نجومیوں والا لباس پہن رکھا تھا۔ شوتو جن نے کمرے میں داخل ہو کر وزیراعظم راگس دیو کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کیا بات ہے شاہی نجومی۔ اس وقت تمہیں ہم سے کیا کام آن پڑا ہے۔ جانتے نہیں یہ ہمارے آرام کا وقت ہے اور آرام کے وقت ہم کسی کی آمد پسند نہیں کرتے"۔ وزیراعظم راگس دیو نے شاہی نجومی

شوتو جن کی جانب ناگوار نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔
" وزیراعظم، مجھے تم سے شانگل دیو کے سلسلے میر
ایک بہت ضروری بات کرنا تھی۔ صبح موقع ملتا یا ن
ملتا اس لئے میں اس وقت تم سے بات کرنے آگی
ہوں"۔ شاہی نجومی نے کہا۔ اس کے لہجے میں بلا ک
سکون اور بے فکری تھی۔
" شانگل دیو کے سلسلے میں۔ کیا مطلب کیا بات
کرنا چاہتے ہو تم شانگل دیو کے سلسلے میں"۔ وزیراعظم
راگس دیو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔
" ابھی بتاتا ہوں۔ پہلے مجھے ایک کام کر لینے دو"۔
شوتو جن نے بڑے پراسرار لہجے میں کہا اور پھر اس
نے اپنی بغل میں لٹکے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈال دیا۔
تھیلے میں سے اس نے نیلے رنگ کی ایک گیند نکالی
اور اسے زور سے زمین پر دے مارا۔ ایک دھماکہ ہوا
گیند پھٹی اور اس میں سے نیلے رنگ کا دھواں نکل کر
تیزی سے کمرے میں پھیلتا چلا گیا۔
" یہ، یہ تم کیا کر رہے ہو شاہی نجومی۔ یہ
دھواں"۔ وزیراعظم راگس دیو نے بری طرح سے

اچھلتے ہوئے کہا۔
" خاموش رہو راگس دیو۔ شانگل دیو کے جلاد
تمہارے محل کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے ہیں۔
میں تمہارے لئے حفاظتی حصار قائم کر رہا ہوں۔ اگر
جلاد یہاں پہنچ گئے تو وہ تمہیں ایک لمحے سے بھی کم
وقفے میں ہلاک کر ڈالیں گے"۔ شاہی نجومی شوتو جن
نے کہا اور اس کی بات سن کر وزیراعظم راگس دیو
کے چہرے پر حد درجہ حیرت اور پریشانی پھیل گئی۔
" شانگل دیو کے جلاد میرے محل کے گرد مجھے
ارنے کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ یہ تم کیا کہہ رہے
ہو شاہی نجومی۔ تم ......" وزیراعظم راگس دیو نے
حیرت زدہ لہجے میں کہا۔
" ابھی بتاتا ہوں"۔ شاہی نجومی شوتو جن نے کہا
ور پہلے کی طرح ایک اور گیند نکال کر زمین پر مار
ی۔ اس بار گیند سے سرخ دھواں نکلا تھا۔ اب
رے میں نیلا اور سرخ دھواں بھر گیا تھا۔ اس
ھوئیں کی وجہ سے وزیراعظم راگس دیو کو اپنے جسم پر
یونٹیاں سی رینگتی ہوئی معلوم ہونے لگی تھیں۔ پھر

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا شاہی نجومی نے تھیلے سے ایک اور گیند نکال کر اس کے عین قدموں میں دے ماری۔ اس گیند سے زرد رنگ کا دھواں نکلا اور اس میں وزیراعظم راگس دیو مکمل طور پر چھپ گیا۔

جیسے ہی راگس دیو زرد دھویں میں چھپا شاہی نجومی شوتو جن کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ پھیل گئی اس نے تھیلے سے ایک تلوار نما خنجر نکالا اور جلدی جلدی اس پر کچھ پڑھ کر پھونکنے لگا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس تلوار نما خنجر کو اس نے زرد دھویں میں موجود وزیراعظم راگس دیو کو دے مارا۔

زرد دھویں سے وزیراعظم راگس دیو کی ہلکی سی کراہ سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ کراہ کی آواز سن کر شاہی نجومی شوتو جن نے جلدی سے اپنا دوسرا ہاتھ زرد دھویں میں ڈال دیا۔ اس نے دھویں سے ہاتھ باہر نکالا تو اس کی مٹھی بند تھی اور اس کا ہاتھ اس زور زور سے جھٹکے کھا رہا تھا جیسے اس کی مٹھی میں بند کوئی طاقت اس کے ہاتھ سے نکلنے کے لئے زور لگا رہی ہو۔

" ناگنی"۔ شاہی نجومی نے مٹھی کو اور زیادہ بھینچے

ہوئے دائیں طرف منہ کرکے کسی کو آواز دی۔ شعلہ سا بھڑکا اور اچانک وہاں ایک عجیب و غریب اور انتہائی خوفناک مخلوق نمودار ہوئی۔ اس مخلوق کا دھڑ ناگن جیسا تھا لیکن اس کے تین سر تھے۔ ایک سر ایک خوفناک شکل والے شیطانی گنجے بچے کا تھا۔ ایک بدشکل عورت کا اور اس کا تیسرا سر ایک بھیانک شکل والے جن کا تھا۔ عورت کا سر درمیان میں تھا اور جن اور بچے کے سروں سے کافی بڑا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں سرخ اور گول تھیں۔

" ناگنی حاضر ہے آقا جاٹوش جادوگر۔ حکم"۔ عورت نے اپنا سر شاہی نجومی شوتو جن کے سامنے جھکاتے ہوئے ہنایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ناگنی میں نے وزیراعظم راگس دیو کو تین طلسموں میں قید کرکے ہلاک کر دیا ہے اور اس کی روح کو پکڑ لیا ہے۔ راگس دیو کی روح پکڑو اور اسے پاتال کے اندھے سیاہ کنویں میں جا کر قید کر دو۔ جہاں یہ خود بخود فنا ہو جائے گی۔ میں اپنی روح راگس دیو کے جسم میں ڈال کر وزیراعظم راگس دیو بننا چاہتا ہوں"۔

شاہی نجومی نے جو اصل میں جاٹوش جادوگر تھا کہا۔ جاٹوش جادوگر پہلے شاہی نجومی شوتو جن کو ہلاک کر کے اس کے روپ میں شاہی نجومی بن گیا تھا اور اب وزیراعظم راگس دیو بننا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی بند مٹھی اس خوفناک مخلوق کی جانب بڑھا دی۔

عورت نے اپنا بھاڑ جیسا منہ کھولا تو شاہی نجومی شوتو جن نے اپنی بند مٹھی اس کے منہ میں ڈال دی اور پھر اس نے جلدی سے عورت کے منہ سے اپنا ہاتھ باہر نکال دیا۔ ناگنی نے منہ بند کیا اور جس طرح جھماکے سے وہاں ظاہر ہوئی تھی اسی طرح اچانک وہاں سے غائب ہو گئی ۔ جیسے ہی خوفناک تین سروں والی مخلوق ناگنی وہاں سے غائب ہوئی شاہی نجومی نے خنجر نما تلوار جو ابھی تک زرد دھوئیں میں چھپے ہوئے وزیراعظم راگس دیو کے جسم میں گڑی ہوئی تھی ایک جھٹکے سے کھینچ کر باہر نکال لی۔ اس نے خنجر نما تلوار فضا میں اچھالی تو وہ بجلی کے کوندے کی طرح چمک کر وہاں سے غائب ہو گئی۔ اسی لمحے شاہی نجومی شوتو جن نے دائیں بائیں ہاتھ لہراتے ہوئے منہ ہی منہ

میں کوئی منتر پڑھا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کا وجود یکلخت سیاہ دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر سیاہ دھواں لکیر بن کر اٹھا اور کسی ناگ کی طرح بل کھاتا ہوا زرد دھوئیں میں چھپے ہوئے وزیراعظم راگس دیو کی ناک کے راستے اس کے جسم میں گھستا چلا گیا۔

کالے شہزادے کا یہ حال تھا جیسے کسی نے اس
کے جسم سے روح کھینچ نکالی ہو وہ پتھر کے بت کی
طرح اپنی جگہ ساکت و صامت کھڑا تھا۔ اس کی
آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں جیسے ابھی ابل کر باہر آ گریں
گی۔ پھر اسے جیسے ہوش آ گیا۔ اس نے ایک
جھرجھری لی اور پھر وہ دھم سے کٹے ہوئے شہتیر کی
طرح زمین پر گر گیا۔ اس کے دل و دماغ پر اچانک
جیسے اندھیرے نے یلغار کر دی ہو۔

جب اسے ہوش آیا تو وہ اپنے کمرے میں اپنے
پلنگ پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے گرد نہ صرف اس کے

ماں باپ بلکہ شاہ زارم اور دوسرے کئی لوگ جمع
تھے۔ جن کے چہروں پر شدید پریشانی نظر آ رہی تھی۔
اسے ہوش میں آتے اور آنکھیں کھولتے دیکھ کر ان
سب کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے تھے۔

"اوہ خدا کا شکر ہے بیٹا شہریار کہ تمہیں ہوش آ
گیا"۔ شاہ زارم نے کالے شہزادے کے قریب آ کر
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیا ہو گیا تھا شہریار۔ تم بے ہوش کیسے ہو
گئے تھے۔ جانتے ہو آج تمہیں پورے دس روز بعد
ہوش آیا ہے"۔ کالے شہزادے کی ماں نے اس کی
پیشانی چومتے ہوئے اور آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ کالے
شہزادے نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ ان کی جانب
خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اسے وہ سب
چہرے جانے پہچانے نظر آ رہے تھے مگر وہ کون تھے
اور اس کا ان سے کیا رشتہ تھا اور وہ اسے شہریار
کیوں کہہ رہے تھے۔ اسے بالکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہا
تھا۔

"اب تمہاری طبیعت کیسی ہے بیٹا اور تم، تم اس

طرح ہماری طرف خالی خالی نظروں سے کیوں دیکھ رہے ہو"۔ کالے شہزادے کے باپ نے اس پر جھکتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" مم، میں۔ میں کون ہوں۔ اور آپ ...." کالے شہزادے کے منہ سے نکلا۔ یہ سن کر وہاں موجود سب لوگ بری طرح سے چونک پڑے اور ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔

" اوہ لگتا ہے شہریار ہمیں اور خود کو پہچان نہیں رہا"۔ شاہ زارم نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بوڑھے طبیب کو اشارہ کیا جو جلدی سے آگے آگیا اور کالے شہزادے پر جھک گیا۔ اس نے کالے شہزادے کی آنکھیں کھول کر غور سے دیکھیں۔ اس کی نبض دیکھی اور پھر وہ کالے شہزادے کے سر کے پچھلے حصے کو اپنی انگلیوں سے اپنے مخصوص انداز میں دبانے لگا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

" آپ کا خیال درست ہے بادشاہ سلامت۔ شہزادہ حضور اپنی یادداشت کھو چکے ہیں"۔ بوڑھے طبیب نے

کہا۔ اس کی بات سن کر وہاں موجود سب لوگ پریشان ہوگئے۔ کالے شہزادے کے ماں باپ نے جب یہ سنا کہ ان کا بیٹا اپنی یادداشت کھو چکا ہے تو وہ بے اختیار رونا شروع ہوگئے۔

" اوہ۔ یہ کیونکر ہوا ہے شاہی طبیب"۔ شاہ زارم نے افسوس اور پریشانی سے پوچھا۔

" شہزادہ حضور کو کوئی شدید ذہنی صدمہ پہنچا ہے بادشاہ سلامت۔ جس کی وجہ سے یہ وقتی طور پر اپنی یادداشت کھو چکے ہیں"۔ شاہی طبیب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ذہنی صدمہ۔ اوہ مگر اسے کیا صدمہ پہنچ سکتا ہے۔ یہ تو بڑا خوش باش اور ہنس مکھ نوجوان ہے "۔ شاہ زارم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ذہنی صدمے کے بارے میں تو میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا بادشاہ سلامت۔ لیکن اگر آپ مجھے چند روز دیں تو میں شہزادہ حضور کی یادداشت واپس لانے کی کوشش ضرور کر سکتا ہوں"۔ شاہی طبیب نے کہا۔

" اوہ تمہارا کیا خیال ہے ہمارا بیٹا کب تک اچھا ہو

جائے گا"۔ شاہی طبیب کی تسلی آمیز بات سن کر شاہ زارم نے جلدی سے پوچھا۔ اس کی بات سن کر کالے شہزادے کے بوڑھے ماں باپ بھی چپ ہو گئے تھے اور امید بھری نگاہوں سے شاہی طبیب کی جانب دیکھنے لگے تھے۔

" تقریباً دو ہفتے لگیں گے بادشاہ سلامت۔ میں شہزادہ حضور پر ایک خاص نسخہ استعمال کروں گا۔ امید ہے وقت سے پہلے میں شہزادہ حضور کو تندرست کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا"۔ شاہی نجومی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ تو ان سب کی آنکھیں نئی امید سے چمک اٹھیں۔

" ٹھیک ہے شاہی طبیب ہم دو ہفتوں کے لئے شہزادے کو تمہارے حوالے کرتے ہیں۔ تم شہزادے کو تندرست کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہم تمہیں مالا مال کر دیں گے"۔ شاہ زارم نے کہا اور پھر شاہ زارم کالے شہزادے کے ماں باپ کو تسلیاں دینے لگا اور پھر وہ کالے شہزادے کو بوڑھے شاہی طبیب کے حوالے کر کے ایک ایک کر کے وہاں سے نکلتے چلے

گئے۔ کالا شہزادہ بالکل سیدھا لیٹا ہوا تھا۔ اس کا ذہن واقعی بالکل خالی ہو چکا تھا۔ وہ یک ٹک چھت پر لٹکے ہوئے فانوس کو دیکھے جا رہا تھا۔ بوڑھا شاہی طبیب چند لمحے غور سے کالے شہزادے کو دیکھتا رہا پھر پرخیال انداز میں سر ہلاتے ہوئے وہ بھی کمرے سے باہر نکل گیا۔ کمرے سے باہر نکل کر اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا تاکہ کوئی کالے شہزادے کو تنگ کرنے اندر نہ جا سکے۔

جیسے ہی شاہی طبیب نے دروازہ بند کیا اسی لمحے کمرے میں ایک جھماکا ہوا اور اچانک وہاں شانگل دیو کی خاص کنیز شاگی پری نمودار ہوئی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کی نظر بستر پر پڑے ہوئے کالے شہزادے پر پڑی تو اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک آ گئی۔

" ہونہہ تو یہ ہے کالا شہزادہ"۔ اس کے حلق سے غراہٹ نما آواز نکلی اور وہ تیزی سے کالے شہزادے کے قریب چلی گئی۔ کالے شہزادے کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں مگر وہ خالی خالی نظروں سے پری کی جانب

دیکھ رہا تھا۔

"تم کون ہو"۔ کالے شہزادے نے اس سے پوچھا۔

"تمہاری موت"۔ شاگی پری نے نفرت بھرے لہجے میں کہا اور ہوا میں ہاتھ مارا تو اس کے ہاتھ میں ایک چمکتا ہوا خنجر آگیا۔

"موت کیا ہوتی ہے"۔ کالے شہزادے نے اسی عالم میں پوچھا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا میرے آقا کے دشمن کہ موت کیا ہوتی ہے"۔ شاگی پری نے غضبناک لہجے میں کہا اور خنجر پوری قوت سے کالے شہزادے کے سینے میں مار دیا۔

"وزیراعظم راگس دیو، شہنشاہ دیو کی خدمت میں صبح کا سلام پیش کرتا ہے"۔ راگس دیو جس میں جالوش جادوگر نے اپنی جان ڈال رکھی تھی، شہنشاہ ارژنگ دیو کے شاہی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اسے جھک کر نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"آؤ راگس دیو۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے۔ صبح صبح ہمیں پیغام ملا تھا کہ تم ہم سے کوئی بہت ضروری بات کرنا چاہتے ہو۔ کہو کیا ضروری بات ہے"۔ شہنشاہ دیو نے وزیراعظم راگس دیو کا سلام

قبول کرتے ہوئے کہا۔

" آقا شاہی نجومی شوتو جن کو شانگل دیو نے ہلاک کر ڈالا ہے"۔ وزیراعظم بنے جاٹوش جادوگر نے کہا اس کی بات سن کر شہنشاہ دیو بری طرح سے چونک اٹھا تھا۔

" کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو وزیراعظم۔ شاہی نجومی شوتو جن کو شانگل دیو نے ہلاک کر ڈالا ہے۔ کب۔ کیسے"۔ شہنشاہ دیو نے بڑے پریشان لہجے میں کہا۔

" رات کے وقت شاہی نجومی شوتو جن مجھ سے ملنے آیا تھا۔ اس کے مطابق وہ مجھے شانگل دیو کے بارے میں کوئی خاص بات بتانا چاہتا تھا۔ جب وہ میرے کمرے میں آیا تو اچانک کمرے کا فرش پھٹا اور اس میں سے تین سروں والی مخلوق ناگنی اچھل کر باہر آ گئی۔ اس سے پہلے کہ میں اور شاہی نجومی شوتو جن کچھ سمجھتے۔ ناگنی نے اچانک شاہی نجومی پر منہ سے آگ برسا کر اسے جلا کر بھسم کر ڈالا اور اس سے پہلے کہ میں چیختا یا اپنی مدد کے لئے کچھ کرتا ناگنی کے تیسرے سر جو ایک بچے کا تھا اس کے منہ سے سبز پانی کی

دھار نکل کر میرے چہرے پر پڑی اور میں الٹ کر گر پڑا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے کمرے میں ہی فرش پر پڑا تھا ناگنی غائب تھی اور شاہی نجومی کی راکھ بھی غائب ہو چکی تھی۔ اس وقت دن نکلا ہوا تھا۔ میں فوری طور پر آپ کو اطلاع دینے آ گیا ہوں"۔ وزیراعظم بنے جاٹوش جادوگر نے پریشانی اور گھبراہٹ زدہ لہجے میں شہنشاہ دیو کو بتاتے ہوئے کہا۔

" ناگنی۔ اوہ، کیا تم نے ناگنی کو خود دیکھا تھا"۔ شہنشاہ دیو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" ہاں آقا، جب وہ زمین سے نکلی تھی اس وقت میں اپنے پورے ہوش و حواس میں تھا"۔ جاٹوش جادوگر نے جلدی سے کہا۔

" اوہ، یہ تو بہت برا ہوا ہے وزیراعظم۔ شانگل دیو کی طاقت نے تمہارے محل میں گھس کر تمہاری آنکھوں کے سامنے شاہی نجومی کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ناگنی ابھی زندہ ہے۔ شاہی نجومی شوتو جن کا خیال غلط تھا کہ ناگنی کی طاقتیں ختم ہو رہی ہیں اور وہ ہلاک ہونے والی ہے"۔ شہنشاہ دیو نے

ہونٹ چباتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" ہاں آقا۔ یہی معلوم ہوتا ہے ورنہ ناگنی کو کیا ضرورت تھی کہ وہ میرے کمرے میں آ کر خاص طور پر صرف شوتو جن کو ہلاک کرتی۔ لازمی بات ہے شوتو جن مجھ سے ناگنی یا پھر شالنگل دیو کے بارے میں کوئی خاص بات کرنے آیا تھا۔ اس لئے اس نے شوتو جن کو ہلاک کر دیا تاکہ وہ مجھے کچھ بتا نہ سکے"۔ وزیراعظم جاٹوش جادوگر نے کہا۔

" تمہارے خیال میں شاہی نجومی تمہیں کیا بتانے آیا ہوگا"۔ شہنشاہ دیو نے چونک کر پوچھا۔

" آپ سے مل کر میں، شاہی نجومی اور سالار ہاکش دیو جب یہاں سے گئے تھے تو مجھے جاتے ہوئے شوتو جن نے کہا تھا کہ وہ آپ کی اور میری تسلی کے لئے گھر جا کر پھر علم نجوم کا حساب لگائے گا۔ میں نے اس سے کہا تھا کہ وہ حساب کتاب لگا کر مجھے حالات سے ضرور آگاہ کرے۔ شاید اس نے پھر حساب کتاب لگا کر کوئی خاص بات معلوم کر لی ہو اور اس کے بارے میں مجھے بتانے آیا ہو"۔ جاٹوش جادوگر نے

سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

" لیکن راگس دیو ایک بات ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی"۔ شہنشاہ دیو نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

" وہ کیا شہنشاہ دیو"۔ اس بار جاٹوش جادوگر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" تم وزیراعظم ہو اور پرستان کے وزیراعظم ہونے کی حیثیت سے تمہیں خاص طاقتیں دی گئی ہیں جو سرخ اور کالے منکوں کے ہار کی صورت میں تمہارے گلے میں موجود ہے۔ ان سرخ اور کالے منکوں کی موجودگی میں ناگنی تمہارے کمرے میں کیسے آ گئی۔ اس نے تمہارے کمرے میں آ کر نہ صرف شاہی نجومی شوتو جن کو بھی جلا کر بھسم کر دیا اور تمہیں بھی زہر کی پچکاری مار کر بے ہوش کر دیا۔ یہ کیا اسرار ہے۔ سرخ اور سیاہ منکوں کی موجودگی میں ناگنی کسی بھی صورت میں تمہارے کمرے میں آ ہی نہیں سکتی تھی۔ اگر وہ آ بھی گئی تھی تو ان منکوں سے وہ جل کر راکھ کیوں نہیں ہوئی"۔ شہنشاہ دیو نے حیرت اور پریشانی سے وزیراعظم راگس دیو کی جانب غور سے دیکھتے

ہوئے کہا۔

" یہ غلطی مجھ سے ہوئی تھی آقا۔ میں سونے سے قبل اپنے سارے ہار اور انگشتریاں اتار کر احتیاط کے طور پر تکیئے کے نیچے رکھ دیتا ہوں۔ اس وقت بھی میں سونے کی تیاری کر رہا تھا اور اپنی تمام چیزیں تکیئے کے نیچے رکھ چکا تھا۔ تکیئے کے نیچے چونکہ منکوں اور انگشتریوں کی طاقت دب جاتی ہے شاید اس لئے ناگنی کو وہاں آنے کا موقع مل گیا تھا"۔ جاٹوش جادوگر نے جلدی سے بات بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ، اس طرح تو ناگنی تمہیں بھی نقصان پہنچا سکتی تھی۔ ناگنی کے تیسرے سر جو بچے کا ہے نے تم پر زہر کی پچکاری مار کر تمہیں بے ہوش کیا تھا تو اس طرح وہ چاہتی تو تمہیں آسانی سے ہلاک بھی کر سکتی تھی۔ پھر اس نے تمہیں صرف بے ہوش ہی کیوں کیا تھا"۔ شہنشاہ دیو ضرورت سے زیادہ عقلمند اور دانشمند معلوم ہوتا تھا جو وزیراعظم راگس دیو سے ایسے سوال کر رہا تھا۔

" اس بات کا تو مجھے بھی خیال نہیں آیا شہنشاہ

دیو۔ واقعی اگر ناگنی چاہتی تو اس وقت مجھے آسانی سے ہلاک کر سکتی تھی"۔ جاٹوش جادوگر نے بظاہر پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" کچھ گڑبڑ ہے وزیراعظم راگس دیو۔ ہمارے محل میں کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔ ناگنی ہمارے محل میں اس طرح داخل ہو گئی کہ تم اس کے خلاف کچھ بھی نہ کر پائے اور پھر اس کے محل میں آنے کا ہمیں بھی علم نہیں ہوا۔ کیوں۔ تم جانتے ہو کہ ہم نے محل کے گرد خاص حصار باندھ رکھے ہیں۔ ناگنی اور خاص طور پر شانگل دیو نے جب سے ہمیں دھمکیاں دیں ہیں ہم نے اس حصاروں پر ایک اور بڑا اور خوفناک حصار بنا دیا تھا سرخ حصار۔ سرخ حصار کی موجودگی میں ناگنی یا شانگل دیو اپنی جو مرضی طاقتیں استعمال کر لیتے یا محل کے کسی حصے میں جادوئی طاقتوں سے داخل ہونے کی کوشش کرتے تو وہ اسی لمحے فنا ہو جاتے اور ان کی آمد کا ہمیں فوری طور پر پتہ چل جاتا"۔ شہنشاہ دیو نے کہا۔

" یہ، یہ سب میں بھی جانتا ہوں شہنشاہ دیو۔

واقعی ان تمام انتظامات کے باوجود ناگنی کا میرے کمرے میں داخل ہونا اور شوتو جن کو ہلاک کرنا اور مجھے بے ہوش کر کے پھینک جانا ایک انہونی سی بات معلوم ہو رہی ہے۔ ٹھہریئے آقا یہ سب کیسے ہو گیا اس کے بارے میں ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔ جاٹوش جادوگر نے کہا اور اس نے اچانک جیب سے کوئی چیز نکال کر شہنشاہ دیو کے پیروں کے پاس پھینک دی۔ شہنشاہ دیو نے چونک کر اپنے پیروں کے پاس دیکھا اسی لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سیاہ دھویں کا ایک بھبھکا سا اٹھ کر شہنشاہ دیو کے چہرے سے ٹکرایا۔ شہنشاہ دیو ایک جھٹکے سے اپنی مسند سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا مگر دوسرے ہی لمحے اس کا سر زور سے چکرایا اور وہ دھم سے منہ کے بل زمین پر گر گیا۔

شہنشاہ دیو کو زمین پر گرتے دیکھ کر وزیراعظم بنے جاٹوش جادوگر نے مڑ کر اپنا ہاتھ پھیلایا اور اپنی انگلیوں کو زور سے کمرے کے کھلے ہوئے دروازے کی جانب جھٹک دیا۔ اس کی انگلیوں سے سرخ رنگ کی بجلی کی لہریں سی نکلیں اور کھلے ہوئے دروازے پر

بجلیوں کا ایک جال سا بنتا چلا گیا۔

"ہونہہ۔ شہنشاہ دیو ضرورت سے زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش کر رہا تھا"۔ جاٹوش جادوگر نے زمین پر گرے ہوئے شہنشاہ دیو کی جانب نفرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ شہنشاہ دیو پر جھک گیا۔ اسے سیدھا کر کے اس کے گلے سے موتیوں، منکوں اور ہیروں کے ہار اتار اتار کر اپنے گلے میں پہننے لگا اور پھر اس نے اس کی انگلیوں سے بھی تمام انگوٹھیاں اتار کر اپنی انگلیوں میں پہن لیں۔ پھر اس نے اپنی ایک انگلی کے لمبے اور نوکیلے ناخن پر کوئی منتر پڑھ کر پھونکا اور پھر شہنشاہ دیو کی پیشانی پر ناخن کی نوک سے زخم لگانے لگا۔ اس نے شہنشاہ دیو کی پیشانی پر تین زخم لگائے تھے۔ پھر اس نے اٹھ کر شہنشاہ دیو کے قدموں کے پاس آکر اس کے پیروں سے اس کے جوتے اتارے اور شہنشاہ دیو کے پیروں کے تلوؤں پر بھی اس ناخن سے زخم لگانے لگا۔ تین تین زخم لگا کر اس نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے آنکھیں بند کرتے

ہوئے کوئی منتر پڑھا اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیئے۔ چند لمحے وہ اسی طرح منتر پڑھتا رہا پھر اچانک روشنی سی چمکی اور اس کے ہاتھ میں دو چھوٹی چھوٹی سیاہ رنگ کی انسانی کھوپڑیاں آگئیں۔ جاٹوش جادوگر نے کھوپڑیوں کو ہاتھوں میں محسوس کرتے ہی جلدی سے آنکھیں کھول دیں اور سیاہ کھوپڑیوں کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک آگئی۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک کھوپڑی شہنشاہ دیو کی پیشانی پر اور دوسری سیاہ کھوپڑی اس کے سینے پر رکھ دی۔

پھر جاٹوش جادوگر اٹھا اور اس نے جلدی سے کوئی منتر پڑھ کر دونوں ہاتھ زور سے جھٹکے تو کمرے میں یکلخت ہلکا ہلکا سیاہ دھواں سا بھرتا چلا گیا۔ سیاہ دھوئیں کو دیکھ کر راگس دیو نے ایک بار پھر منتر پڑھا اور اپنا دایاں پیر اٹھا کر زور سے زمین پر مار دیا۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اچانک اس کے سامنے سے زمین پھٹ گئی۔ دوسرے ہی لمحے اسی پھٹی ہوئی جگہ سے چار خوفناک لحیم و شحیم اور طاقتور دیو نکل کر باہر آ گئے۔ دیو بے حد کالے سیاہ تھے۔

"شالگل دیو کے غلامو شہنشاہ دیو کو اٹھا کر پاتال میں لے جاؤ اور اسے پاتال کے اندھے کنوئیں میں ڈال دو اور آقا شالگل دیو سے جا کر کہو کہ وہ شہنشاہ ارژنگ دیو کا روپ دھار کر جلد سے جلد شہنشاہ دیو کے شاہی محل کے شاہی کمرے میں پہنچ جائیں۔ میں نے ان کے لئے سارا راستہ صاف کر دیا ہے"۔ جاٹوش جادوگر نے ان کی جانب دیکھتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ ان سیاہ دیوؤں نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر انہوں نے آگے بڑھ کر شہنشاہ دیو کو نہایت احتیاط سے اٹھا لیا۔

جاٹوش جادوگر نے آنکھیں بند کیں اور منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھنے لگا۔ وہ اس وقت تک منتر پڑھتا رہا جب تک سیاہ دیو شہنشاہ دیو ارژنگ دیو کو لے کر زمین میں نہ اتر گئے۔ ان کے زمین میں جاتے ہی زمین دوبارہ برابر ہو گئی تھی۔ جیسے ہی زمین برابر ہوئی جاٹوش جادوگر نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک تھی۔

سات رنگوں والی ایک چھوٹی سی نہایت خوبصورت مچھلی نہایت تیزی سے سمندر کی گہرائی میں اترتی چلی جا رہی تھی۔ اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ وہ سمندر میں موجود ہر چیز کو پیچھے چھوڑتی جا رہی تھی۔

کافی دیر سمندر میں تیرنے اور گہرائی میں اترنے کے بعد سات رنگوں والی مچھلی چٹانی علاقے میں آ گئی اور پھر ان چٹانوں میں سے ہوتے ہوئے چھوٹے چھوٹے پہاڑی ٹیلوں کی جانب بڑھی جا رہی تھی اور پھر وہ ایک پہاڑی ٹیلے کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ وہاں ایک کافی بڑا سوراخ بنا ہوا تھا اور اندر سے جیسے نیلے

رنگ کی ہلکی ہلکی روشنی باہر آ رہی تھی۔

"سنہری مچھلی۔ سنہری مچھلی کہاں ہو تم۔ باہر آؤ جلدی"۔ سات رنگوں والی مچھلی نے سوراخ کے قریب جا کر زور زور سے چیختے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد پانی میں ہلچل ہوئی اور اس سوراخ سے سنہری مچھلی نکل کر باہر آ گئی۔

"منکو بونے تم، تم یہاں کیوں آئے ہو"۔ سنہری مچھلی نے سوراخ سے باہر آ کر سات رنگوں والی خوبصورت مچھلی کی جانب حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"سنہری مچھلی، میں سمندر بابا سے ملنے آیا ہوں۔ میرا ان سے ملنا بہت ضروری ہے"۔ سات رنگوں والی مچھلی جو اصل میں منکو بونا تھا، نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تمہیں سمندر بابا سے کیا ضروری کام ہے۔ اس کے بارے میں، میں اچھی طرح سے جانتی ہوں منکو بونے"۔ سنہری مچھلی نے کہا۔

"جانتی ہو تو مجھے جلدی سے ان کے پاس لے چلو"۔ منکو بونے نے بے چینی سے کہا۔

"سمندر بابا اس وقت عبادت میں مصروف ہیں۔ میں تمہیں ان کے پاس نہیں لے جا سکتی۔ تم کالے شہزادے کے بارے میں ہی ان سے ملنا چاہتے ہو ناں"۔ سنہری مچھلی نے کہا۔

"ہاں سمندر بابا نے کالے شہزادے سے اس کی ساری طاقتیں اور سلیمانی انگوٹھی چھین لی ہے سنہری مچھلی"۔ اور پھر منکو بونا سنہری مچھلی کو ساری تفصیلات بتانے لگا۔

"کالا شہزادہ غرور اور تکبر سے کام نہیں لے رہا تھا۔ پہلے میں بھی یہی سمجھا تھا کہ کالا شہزادہ اپنی طاقتوں پر حد سے زیادہ ناز کرنے لگا ہے مگر پھر جب میں نے اس کی باتوں پر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کا دل مظلوموں کی ہمدردی اور ظالموں کے خلاف غصے سے بھرا ہوا ہے۔ ایک دو ظالموں کا خاتمہ کرکے اس کے اندر بے پناہ اعتماد اور یقین پیدا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی غیر معمولی طاقتوں سے کام لے کر بڑے سے بڑے شیطان اور ظالم کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ اس ساری دنیا سے ظلم اور ظالموں کو مٹانا

چاہتا ہے۔ اتنی طاقتیں ہونے کے باوجود وہ گھر میں پڑا رہے اور ایک لحاظ سے مفت کی روٹیاں توڑ رہا ہے یہ اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ میں نے اور شاید سمندر بابا نے بھی کالے شہزادے کے خلوص اور اس کے دلی جذبات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ بے قصور ہے سنہری مچھلی۔ سمندر بابا نے اس سے اس کی طاقتیں چھین کر اچھا نہیں کیا۔ جانتی ہو جب سے سمندر بابا نے کالے شہزادے سے اس کی طاقتیں چھینی ہیں کالے شہزادے کا کیا حشر ہوا ہے"۔ منکو بونا تیز تیز لہجے میں کہتا چلا گیا۔

"جانتی ہوں میں سب جانتی ہوں منکو بونے اور تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ سمندر بابا نے کالے شہزادے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی یا وہ اس کے جذبات اور خیالات سے واقف نہیں ہیں"۔ سنہری مچھلی نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو سمندر بابا کالے شہزادے کی طاقتیں اور سلیمانی انگوٹھی کیوں چھینتے"۔ منکو بونے نے پوچھا۔

"منکو بونے، تم حقیقت نہیں جانتے اس لئے تم یہ

سب باتیں کر رہے ہو۔ تمہیں شاید نہیں معلوم کہ یہ سب کچھ کالے شہزادے کے مفاد کے لئے کیا گیا ہے"۔ سنہری مچھلی نے جواب دیا۔

" مفاد کے لئے۔ کیا مطلب"۔ منکو بونے نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

" کالے شہزادے کو ایک خاص مقصد کے لئے پرستان بھیجا جانا تھا۔ اگر کالے شہزادے کے پاس سلیمانی انگوٹھی اور طاقتیں رہتیں تو وہ کسی صورت پرستان میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے ایک خاص وقت اور وقفے کے لئے اس سے اس کی طاقتیں واپس لی گئی تھیں"۔ سنہری مچھلی نے کہا۔

" میں اب بھی تمہاری بات نہیں سمجھا سنہری مچھلی۔ تم کہنا کیا چاہتی ہو"۔ منکو بونے نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو سنہری مچھلی اسے تفصیل سے ساری بات بتانے لگی جسے سن کر منکو بونے کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہوتی چلی گئی تھیں۔

" اوہ، اوہ اس کا مطلب ہے کالے شہزادے سے وقتی طور پر اس کی طاقتیں چھینی گئی ہیں مگر اس کی

یادداشت۔ سنہری مچھلی کالا شہزادہ اپنی یادداشت بھی تو کھو چکا ہے۔ ایسی حالت میں اس کا پرستان جانا کیسے بہتر ہو سکتا ہے"۔ منکو بونے نے کہا۔

" کالے شہزادے کی یادداشت بھی درست ہے منکو بونے۔ سمندر بابا نے اس کے ذہن کو بھی سلا دیا ہے۔ ایک بار کالا شہزادہ پرستان پہنچ جائے تو نہ صرف اس کی ساری یادداشت واپس آ جائے گی بلکہ اس کی طاقتیں بھی اسے لوٹا دی جائیں گی"۔ سنہری مچھلی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو یہ ہے اصل حقیقت۔ اس کا مطلب میں غلط فہمی کا شکار ہو گیا تھا"۔ منکو بونے نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں، یہی بات ہے"۔ سنہری ملکہ مچھلی نے کہا۔

" تو اب کالا شہزادہ کہاں ہے۔ وہ پرستان کب جائے گا اور سنہری مچھلی مجھے یہ بھی بتاؤ کہ کیا میں بھی کالے شہزادے کے ہمراہ پرستان جا سکتا ہوں"۔ منکو بونے نے کہا۔

" نہیں منکو بونے تم پرستان کا رخ بھی نہیں کرو

گے۔ اگر تم نے پرستان کا رخ کیا تو شاگلی پری اور شانگل دیو کو تمہاری آمد کا علم ہو جائے گا۔ ان کے سامنے کالے شہزادے کا بھی راز کھل جائے گا"۔ سنہری مچھلی نے کہا۔

"اوہ تو پھر کالے شہزادے کو اصل حقیقت کا کیسے پتہ چلے گا اور اسے کیسے معلوم ہوگا کہ اسے کیا کرنا ہے"۔ منکو بونے نے کسی خیال کے تحت کہا۔

"کالا شہزادہ جب تک پرستان میں رہے گا سمندر بابا خود ہی اس سے رابطہ رکھیں گے۔ وہ اسے ہدایات بھی دیتے رہیں گے"۔ سنہری ملکہ مچھلی نے کہا تو منکو بونے نے خاموشی اختیار کر لی۔

"ٹھیک ہے سنہری مچھلی تم نے مجھے ساری حقیقت بتا کر مجھے بہت بڑی پریشانی سے نکال دیا ہے ورنہ .... بہرحال تمہارا شکریہ۔ بہت بہت شکریہ اب میں گھر جا کر چین کی نیند سو سکوں گا"۔ منکو بونے نے خوشدلی سے کہا اور پھر وہ سنہری مچھلی کو سلام کرکے واپس پلٹ پڑا۔

جیسے ہی خنجر کالے شہزادے کے سینے کے قریب آیا ایک جھماکا ہوا اور شاگلی پری کے ہاتھ میں موجود خنجر یکلخت جل کر راکھ ہوگیا۔ یہ دیکھ کر شاگلی پری بری طرح سے اچھل پڑی۔

"اوہ یہ کیا ہوگیا۔ یہ خنجر، یہ۔ یہ ...." شاگلی پری نے حیرت سے کالے شہزادے کے سینے پر پڑی ہوئی خنجر کی راکھ دیکھتے ہوئے کہا۔ کالا شہزادہ بھی حیرت سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔ شاگلی پری چند لمحے حیرت زدہ انداز میں کھڑی رہی پھر اس نے ایک مرتبہ پھر ہوا میں ہاتھ مارا تو اس بار اس کے ہاتھ

میں ایک تلوار آ گئی۔ اس تلوار کا دستہ سرخ تھا جبکہ
تلوار کا پھل سیاہی مائل تھا۔
"مقدس شاتار کی تلوار۔ میں نے مقدس شاتار کی
تلوار حاصل کی ہے کالے شہزادے۔ تمہاری پراسرار
قوتیں اس تلوار کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ میں اس
تلوار کے ایک ہی وار سے تمہاری گردن اڑا دوں
گی"۔ شاگی پری نے غصیلی نظروں سے کالے شہزادے
کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔
"گردن کیسے اڑائی جاتی ہے اچھی پری۔ اور یہ تم
کیا کر رہی ہو"۔ کالے شہزادے نے بڑے معصوم سے
لہجے میں کہا۔
"ابھی بتاتی ہوں کالے شہزادے کہ گردن کیسے
اڑائی جاتی ہے"۔ شاگی پری غرائی۔ اس نے تلوار کے
دستے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑا اور اپنے سر سے بلند کر
لیا۔ کالا شہزادہ بدستور لیٹا ہوا تھا اور اس کی جانب
دلچسپ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جیسے شاگی پری اس
سے کھیل تماشہ کر رہی ہو۔
اس لمحے شاگی پری نے تلوار کا بھرپور ہاتھ مار کر

کالے شہزادے کی گردن ایک ہی وار سے اس کے تن
سے جدا کرنی چاہی مگر اچانک پھر روشنی چمکی اور شاگی
پری کی تلوار بھی جل کر راکھ بن گئی۔ ساتھ ہی شاگی
پری کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ اپنی جگہ سے اچھل
کر یوں پیچھے جا گری جیسے کسی ان دیکھی طاقت نے
اسے پوری قوت سے پیچھے دھکیل دیا ہو۔ اس کے منہ
سے بے اختیار چیخ نکل گئی تھی۔
شاگی پری جس تیزی سے گری تھی اسی تیزی سے
دوبارہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی جیسے اس کا جسم ربڑ کا
بنا ہوا ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف کی شدت
سے پھٹی ہوئی تھیں وہ کالے شہزادے کی جانب دیکھ
رہی تھی جیسے اس نے اسے دھکا دیا ہو۔ حالانکہ کالا
شہزادہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلا تھا بس
گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھے جا رہا تھا۔
"اچھی پری کیا ہوا ہے تمہیں۔ تم اتنی دور کیوں
چلی گئی ہو۔ ادھر آؤ میرے قریب"۔ کالے شہزادے کا
لہجہ ہر قسم کے جذبات سے خالی تھا۔ لیکن شاگی پری
اسی جگہ کھڑی رہی۔ اس نے اپنے ہاتھ ادھر ادھر

لہرائے اور منہ ہی منہ کوئی منتر پڑھنا شروع کر دیا۔
پھر اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر یکدم کالے شہزادے
کی جانب جھٹکے۔ اس کے ہاتھوں سے آگ کی ایک لہر
سی نکل کر کالے شہزادے کی جانب بڑھی مگر یہ دیکھ
کر شاگلی پری کا چہرہ ایک بار پھر بگڑ گیا کہ آگ کی
لہر کالے شہزادے کے قریب یوں رک گئی تھی جیسے
اس کے سامنے کوئی فولادی ڈھال یا دیوار بن گئی ہو۔
شاگلی پری ہاتھ جھٹک جھٹک کر کالے شہزادے پر
آگ برسا رہی تھی مگر آگ کالے شہزادے تک پہنچ ہی
نہیں پا رہی تھی۔ پھر تھک ہار کر اس نے کالے
شہزادے پر آگ برسانا بند کر دیا۔

"ہونہہ، یہ کیا ہو رہا ہے۔ میرا کوئی ہتھیار حتیٰ کہ
آگ بھی کالے شہزادے کا کچھ نہیں بگاڑ پا رہی۔ مجھے ہر
حال میں کالے شہزادے کو ہلاک کرنا ہے۔ اگر میں
نے اسے نہ مارا تو شانگل دیو مجھے مار ڈالے گا"۔ شاگلی
پری نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس
نے کچھ سوچ کر آنکھیں بند کر لیں اور ایک مرتبہ پھر
منتر پڑھنا شروع کر دیا۔

شانگل دیو۔ آقا شانگل دیو۔ میں شاگلی پری آپ
سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ شانگل دیو"۔۔ اس نے
منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اس کی
سماعت میں ایک گرجدار اور انتہائی خوفناک آواز
سنائی دی۔

"کیا بات ہے شاگلی پری۔ کیوں پکار رہی ہو مجھے"۔
"اوہ آقا، آپ کے حکم کے مطابق میں انسانی دنیا
میں کالے شہزادے کی ہلاکت کے لئے آئی ہوئی ہوں۔
میں نے کالے شہزادے کو تلاش بھی کر لیا ہے اور
اس تک پہنچ بھی گئی ہوں مگر ...." شاگلی پری نے
شانگل دیو کی آواز سن کر بڑے مؤدبانہ اور سہمے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"مگر، مگر کیا۔ جلدی بتاؤ"۔ شانگل دیو نے
غضبناک لہجے میں کہا۔ شاگلی پری نے اسے جلدی
جلدی ساری تفصیل بتا دی کہ وہ کس طرح کالے
شہزادے کو ہلاک کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن
اس کا کوئی وار کارگر نہیں ہو رہا۔

"کالے شہزادے نے تم پر کوئی جوابی کارروائی کی

ہے"۔ اس کی تفصیل سن کر شانگل دیو نے پوچھا۔

"نہیں آقا، بلکہ اس کا انداز عجیب سا ہے وہ بستر پر لیٹا ہوا ہے۔ بالکل ایسے جیسے معصوم بچہ ہو۔ اس کا مجھ سے باتیں کرنے کا انداز بھی بڑا عجیب سا ہے۔ حملہ تو کیا اس نے میرے حملوں سے بھی بچنے کے لئے اپنی جگہ سے ہلنے کی ضرورت نہیں سمجھی تھی۔ شاید اسے اپنی غیرمعمولی طاقتوں پر حد سے زیادہ اعتماد ہے"۔ شاگی پری نے جواب دیا۔

"تم اس پر طلسمی آنکھ رکھو اور مجھے اس کا چہرہ دکھاؤ"۔ شانگل دیو کی آواز سنائی دی۔ شاگی پری نے اثبات میں سر ہلایا اور آنکھیں کھول دیں۔

کالا شہزادہ بدستور اسی طرح لیٹا ہوا تھا۔ اس کی نظریں شاگی پری پر جمی ہوئی تھیں جیسے وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔ شاگی پری نے منتر پڑھ کر اپنے ایک ہاتھ کی مٹھی بند کر کے جھٹکی تو اس کی مٹھی میں کوئی چیز آ گئی۔ اس نے مٹھی کھولی تو اس کی ہتھیلی پر ایک گول اور عجیب سی سرخ رنگ کی آنکھ موجود تھی جو شیشے کی بنی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔

کیونکہ اس میں بے پناہ چمک تھی۔

شاگی پری نے آنکھ کو دو انگلیوں سے پکڑا اور کالے شہزادے کے قریب چلی گئی اور آنکھ کا رخ کالے شہزادے کی جانب کر دیا۔

"یہ کیا ہے اچھی پری"۔ کالے شہزادے نے اس سے کہا لیکن شاگی پری نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"اوہ کالا شہزادہ۔ یہ کالا شہزادہ ہے"۔ شانگل دیو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں آقا، یہی ہے کالا شہزادہ۔ پراسرار طاقتوں کا مالک جس سے زاغم دیوتا کے مطابق کبھی بھی آپ کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے"۔ شاگی پری نے جلدی سے کہا۔

"اوہ مگر اس کے پاس تو ہمیں کوئی طاقت دکھائی نہیں دے رہی اور اس کا ذہن۔ اس کا ذہن بھی بالکل خالی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ اپنی یادداشت بھول چکا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ شانگل دیو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یادداشت بھول چکا ہے۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آقا"۔ شاگی پری نے حیرت زدہ لہجے میں کہا اور غور سے کالے شہزادے کے چہرے کی جانب دیکھنے لگی جہاں بے پناہ معصومیت چھائی ہوئی تھی۔

"ہاں شاگی پری میں نے اس کے دماغ کو کھنگال لیا ہے اس کا ذہن بالکل خالی ہے۔ اسے تو یہ تک یاد نہیں کہ یہ کون ہے"۔ شانگل دیو کی آواز آئی۔

"اوہ تو پھر میرے حملے۔ آقا میں نے اسے ہلاک کرنے کے لئے جس ہتھیار کا بھی استعمال کرنا چاہا وہ یکلخت جل کر راکھ کیوں ہو جاتا تھا"۔ شاگی پری نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ طلسمی آنکھ کو کمرے میں چاروں طرف گھماؤ"۔ شانگل دیو نے کہا تو شاگی پری ہاتھ میں پکڑی ہوئی شیشے کی آنکھ کمرے میں چاروں طرف گھمانے لگی۔

"بس رک جاؤ"۔ اچانک شانگل دیو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو شاگی پری نے اپنا ہاتھ اسی جگہ روک دیا جہاں تھا۔

"اوہ کالے شہزادے کی حفاظت کی جا رہی ہے۔ مقدس سائے اس کمرے میں کالے شہزادے کی حفاظت کر رہے ہیں شاگی پری۔ ان کی موجودگی میں تم کالے شہزادے کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تم ایسا کرو کہ کالے شہزادے کو یہاں لے آؤ ہمارے پاس۔ اس کا خاتمہ ہم خود کریں گے۔ مقدس سائے ہمارے ہاتھوں سے کالے شہزادے کو مرنے سے کسی بھی صورت میں نہیں بچا سکیں گے"۔ شانگل دیو نے بڑے خوفناک لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا۔ آپ اس وقت کہاں ہیں۔ کالے شہزادے کو کیا میں پاتال میں لے جاؤں یا آپ پرستان پہنچ چکے ہیں"۔ شاگی پری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم اس وقت پرستان میں ہیں شاگی پری اور ہم نے پرستان کا تخت و تاج بھی حاصل کر لیا ہے۔ تم کالے شہزادے کو لے کر فوراً یہاں آ جاؤ"۔ شانگل دیو نے اپنے مخصوص گرجدار لہجے میں کہا۔

"جو حکم آقا"۔ شاگی پری نے کہا۔ اس نے ہاتھ

میں پکڑی ہوئی شیشے کی آنکھ پر منتر پڑھ کر پھونکا تو
شیشے کی آنکھ یکلخت اس کی انگلیوں سے غائب ہو گئی۔
" اچھی پری تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی۔ کیا
تم جانتی ہو کہ میں کون ہوں۔ کیا تم میرا نام جانتی
ہو"۔ کالے شہزادے نے شاگی پری کی جانب دیکھتے
ہوئے معصومیت سے پوچھا۔
" ابھی بتاتی ہوں معصوم بچے"۔ شاگی پری نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس نے جلدی سے منتر پڑھتے
ہوئے اپنے دونوں ہاتھ کالے شہزادے پر پھیلا دیئے۔
اس نے ہاتھوں کی ہتھیلیاں کالے شہزادے کی جانب
کر رکھی تھیں اور پھر اچانک اس کے اور کالے
شہزادے کے گرد نیلے رنگ کی بجلیاں سی چمکنے لگیں۔
یکبارگی تیز روشنی چمکی اور اس کے ساتھ ہی شاگی پری
اور کالا شہزادہ وہاں سے غائب ہو گئے۔

جیسے ہی وزیراعظم بنا جاٹوش جادوگر کمرے میں
داخل ہوا مسند پر بیٹھا ہوا شہنشاہ دیو بنا شانگل دیو
چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا۔
" آؤ جاٹوش جادوگر۔ کیا خبر لائے ہو"۔ شانگل دیو
نے جاٹوش جادوگر کی جانب دیکھتے ہوئے جلدی سے
پوچھا۔
" ہر کام حسب منشا ہو گیا ہے آقا۔ محل میں ہونے
والی تبدیلی کے بارے میں کسی کو کانوں کان خبر نہیں
ہوئی ہے۔ میں نے سارے محل کا دورہ کر لیا ہے اور
محل میں پھیلے ہوئے ارژنگ دیو کے تمام غیبی

محافظوں کا صفایا کر دیا ہے۔ اب محل تو کیا پورے
پرستان میں بھی ایسی کوئی طاقت موجود نہیں ہے جو ہمیں
پہچان سکے"۔ جاٹوش جادوگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے پرستان پر اب
ہمارا مکمل راج ہے"۔ شانگل دیو نے خوش ہوتے
ہوئے کہا۔

" ہاں آقا۔ بس اب کچھ عرصہ آپ کو مکمل طور پر
شہنشاہ ارژنگ دیو کے انداز و اطوار کا پابند رہنا ہوگا۔
درباری معاملات آپ ارژنگ دیو کے انداز میں
نپٹائیں اور پھر آہستہ آہستہ آپ جیسے چاہیں کرتے
جائیں۔ کوئی آپ کی راہ کا کانٹا نہیں بنے گا"۔
وزیراعظم راگس دیو بنے جاٹوش جادوگر نے کہا۔

" وزیراعظم راگس دیو اور شہنشاہ ارژنگ دیو کی
روحوں کو ناگنی پاتال کے اندھے کنویں میں لے گئی
ہے۔ میں نے پاتال کے اندھے کنویں کو ہمیشہ کے
لئے بند کر دیا ہے۔ جہاں سے ناگنی کسی بھی صورت
میں باہر نہیں آ سکتی۔ جس اندھے کنویں سے ناگنی
جیسی طاقتور بلا باہر نہیں آ سکتی وہاں سے راگس دیو

اور ارژنگ دیو کی روحیں باہر کیسے آ سکتی ہیں۔ تم
نے اپنی طاقتوں سے ارژنگ دیو کے تمام غیبی
محافظوں کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ اب ایک لحاظ سے
پرستان پر مکمل طور پر ہمارا راج ہے۔ ہم آج دربار
میں شانگل دیو کے ہلاک ہونے کا اعلان کر دیں گے
اور پھر یہ اعلان کر دیں گے کہ شانگل دیو نے اپنی
جلادوں کی جو فوج بنا رکھی تھی وہ اگر ہماری یعنی
شہنشاہ دیو کی اطاعت کر لے تو ہم انہیں اپنی فوج میں
شامل کر لیں گے۔ ہماری جلادوں کی فوج جیسے ہی
ارژنگ دیو کی فوج میں داخل ہوگی وہ خاموشی سے
ارژنگ دیو کے حامیوں کا خاتمہ کر دے گی اور پھر
ساری کی ساری فوج بھی ہماری ہو جائے گی جیسے ہی
فوج تبدیل ہوگی ہم ارژنگ دیو سے اپنے اصلی یعنی
شانگل دیو کی شکل میں ظاہر ہو کر اپنی شہنشاہیت کا
اعلان کر دیں گے۔ اس دوران اگر کسی نے ہمارے
خلاف سر اٹھانے کی کوشش کی تو اسے ایک لمحے میں
ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس طرح ہم اپنی فوج کو اور
زیادہ طاقتور بنا کر پرستان کی اردگرد کی تمام ریاستوں

پر حملہ کر کے انہیں اپنے قبضے میں لے لیں گے اور کچھ ہی عرصہ بعد سارے کے سارے پرستان پر ہمارا صرف ہمارا یعنی شانگل دیو کا راج ہوگا۔ ہم اس سارے پرستان کے شہنشاہ ہوں گے اور تم جاٹوش جادوگر تم ہمارے وزیراعظم"۔ شانگل دیو نے فاخرانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ جواب میں جاٹوش جادوگر بھی شیطانی انداز میں مسکرا دیا تھا۔

" اس کام میں ہمیں کچھ وقت تو لگ جائے گا آقا مگر آخرکار کامیابی ہمارے ہی حصے میں آئے گی۔ یہ سب میری عقلمندی کا کرشمہ ہے آقا۔ اگر آپ صرف ناگنی پر بھروسہ کرتے اور اپنی جلادوں کی فوج کے ساتھ پرستان پر چڑھائی کرتے تو ہمارا شہنشاہ ارژنگ دیو سے جنگ جیتنا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی ہو سکتا تھا اور میرا پرستان کا وزیراعظم اور آپ کا شہنشاہ بننے کا خواب، صرف خواب ہی رہ جاتا۔ میں نے آپ کو جو اپنی عقل سے منصوبہ بتایا تھا وہ کام آ گیا۔ ہم بغیر خون خرابہ کئے نہ صرف پرستان میں داخل ہو گئے بلکہ آپ شہنشاہ اور میں پرستان کا وزیراعظم بھی بن

گیا"۔ جاٹوش جادوگر نے کہا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو جاٹوش جادوگر۔ تمہاری عقل اور تمہارے منصوبے کے ہم دل سے قائل ہو گئے ہیں۔ اسی لئے تو ہم نے تمہیں پورے پرستان کا وزیراعظم بنانے کا ارادہ کر لیا تھا"۔ شانگل دیو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" آقا، شاگلی کہاں ہے۔ اسے تو اس وقت آپ کی کنیز کے روپ میں آپ کی خدمت پر مامور ہونا چاہئے تھا"۔ جاٹوش جادوگر نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

" شاگلی پری کو ہم نے اس آدم زاد کالے شہزادے کی ہلاکت کے لئے آدم نگری میں بھیج رکھا ہے۔ وہ آدم زاد کالے شہزادے کو لے کر آتی ہی ہوگی"۔ شانگل دیو نے کہا۔

" شاگلی پری کالے شہزادے کو پرستان لا رہی ہے۔ کیا مطلب۔ وہ کالے شہزادے کو یہاں کیوں لا رہی ہے آقا"۔ جاٹوش جادوگر نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں جاٹوش جادوگر ہم نے تم سے اس آدم زاد

کالے شہزادے کے متعلق بات کرنا تھی۔ تم نے اپنی
طاقتوں سے معلوم کر کے ہمیں بتایا تھا کہ پرستان کا
شہنشاہ بننے کے بعد اگر ہمیں کسی سے خطرہ ہو سکتا
ہے تو وہ ایک آدم زاد کالے شہزادے سے ہو سکتا ہے
جو نہ صرف ہم سے ہمارا تخت و تاج چھین سکتا ہے
بلکہ وہ ہماری ہلاکت کا سبب بھی بن سکتا تھا۔ اس
لئے ہم نے فوری طور پر شاگلی پری کو کالے شہزادے
کی ہلاکت کے احکام دے دیئے ۔ شاگلی پری کالے
شہزادے کو ہلاک کرنے کے لئے آدم نگری روانہ ہو
گئی۔ اس نے اپنی طاقتوں سے نہ صرف کالے
شہزادے کو تلاش کر لیا بلکہ وہ اس تک پہنچنے میں
بھی کامیاب ہو گئی تھی۔ اس نے کالے شہزادے کو
ہلاک کرنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہیں ہو سکی۔
شاگلی پری کے مطابق اس نے کالے شہزادے پر پہلے
خنجر اور پھر تلوار سے اس وقت حملہ کیا تھا جب وہ
اپنے کمرے میں بالکل تنہا تھا۔ اس نے جیسے ہی کالے
شہزادے کو ہلاک کرنا چاہا اس کا خنجر اور خاص طور پر
اس کی سرخ دستے اور سیاہ پھل والی مقدس شاتار کی

تلوار یکلخت جل کر راکھ ہو گئی اور پھر شاگلی پری نے
کالے شہزادے پر آگ بھی برسائی تھی مگر آگ بھی
کالے شہزادے کا کچھ نہیں بگاڑ پائی۔ تب شاگلی پری
نے ہم سے رابطہ کیا اور ہمیں ساری صورتحال بتائی تو
ہم نے اسے شیشے کی طلسمی آنکھ سے دیکھنے کی خواہش
کی۔ ہم نے کالے شہزادے اور پھر اس کے ذہن میں
جھانک کر دیکھا تو ہمیں نئی بات معلوم ہوئی کہ کالے
شہزادے کے پاس کسی قسم کی کوئی پراسرار اور
غیر معمولی طاقت نہیں ہے اور وہ اپنی پچھلی زندگی کے
تمام واقعات بھی بھول چکا تھا۔ پھر ہم نے شاگلی
پری کے پاس موجود شیشے کی طلسمی آنکھ سے کالے
شہزادے کے کمرے کا جائزہ لیا تو وہاں ہمیں بے شمار
مقدس سائے دکھائی دیئے ۔ اس لئے ہم نے شاگلی
پری کو حکم دیا کہ وہ کالے شہزادے کو لے کر ہمارے
پاس پرستان آ جائے۔ پرستان میں چونکہ ہماری
حکومت قائم ہو چکی ہے اور ہم نے پورے پرستان پر
شیطانی حصار قائم کر دیئے ہیں اس لئے کالے شہزادے
کے ساتھ پرستان میں مقدس سائے کسی بھی صورت

میں داخل نہیں ہو سکیں گے اور ہم کالے شہزادے کو ایک لمحے میں ہلاک کر ڈالیں گے۔ اب شاگی پری جیسے ہی کالے شہزادے کو یہاں لائے گی ہم اسے ہلاک کرکے اس کا کانٹا بھی ہمیشہ کے لئے نکال دیں گے"۔ شانگل دیو نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" وہ تو سب ٹھیک ہے آقا لیکن آپ نے کالے شہزادے کو پرستان میں بلا کر بہت بڑی غلطی کی ہے"۔ ساری تفصیل سن کر جاٹوش جادوگر نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

" غلطی۔ کیا مطلب۔ کیسی غلطی"۔ شانگل دیو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" آپ کالے شہزادے کے بارے میں کچھ نہیں جانتے آقا۔ کالے شہزادے کے متعلق مجھے جادو کھوپڑی نے جو کچھ بتایا ہے اس لحاظ سے کالا شہزادہ میرے اور آپ کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ جادو کھوپڑی کے مطابق ہمیں ہر صورت میں اور ہر حال میں کالے شہزادے کو پرستان میں داخل ہونے سے روکنا تھا۔ پرستان سے دور رہ کر کالا شہزادہ ہمارا

کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ لیکن اگر کالا شہزادہ پرستان میں داخل ہو گیا تو پھر وہ مجھے اور آپ کو ہر صورت میں مار ڈالے گا"۔ جاٹوش جادوگر نے کہا۔

" ہونہہ۔ کیسے مار ڈالے گا وہ ہمیں۔ ہم اب شہنشاہ دیو ہیں۔ شہنشاہ شانگل دیو کو ایک معمولی آدم زاد کیسے ہلاک کر سکتا ہے۔ ہم نے تم سے کہا ہے نا کہ جیسے ہی شاگی پری کالے شہزادے کو لے کر یہاں پہنچے گی ہم اسے ہلاک کر ڈالیں گے"۔ شہنشاہ دیو نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

" آپ کالے شہزادے کو ہلاک نہیں کر سکتے آقا"۔ جاٹوش جادوگر نے ہونٹ چباتے ہوئے پریشانی کے عالم میں کہا۔

" ہلاک نہیں کر سکتا۔ کیوں، یہ تم کیا کہہ رہے ہو جاٹوش جادوگر"۔ وزیراعظم راگس دیو بنے جاٹوش جادوگر کی بات سن کر شانگل دیو نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔

" آقا شاگی پری کو آپ نے کہا ہے کہ وہ کالے شہزادے کو لے کر پرستان آ جائے۔ شاگی پری کالے

شہزادے کو پرستان لانے کے لئے لامحالہ تاتام جادو کا استعمال کرے گی اور آپ جانتے ہی جس پر ایک مرتبہ تاتام جادو کر دیا جائے اس پر سات روز تک نہ کوئی جادو چلایا جا سکتا ہے اور نہ اسے کسی طرح ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ جاٹوش جادوگر نے پریشانی کے عالم میں ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ، اوہ اس بات کا تو ہمیں خیال ہی نہیں آیا تھا۔ لیکن گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے جاٹوش جادوگر۔ ہم نے تمہیں بتایا ہے ناں کہ کالے شہزادے کے پاس موجود اس کی تمام پراسرار طاقتیں ختم ہو چکی ہیں اور وہ اپنی یادداشت بھی مکمل طور پر کھو چکا ہے۔ اس وقت وہ ہمارے لئے بالکل بے ضرر ہے۔ ہم اسے زندان میں ڈال دیں گے اور پھر سات روز بعد جب اس پر سے تاتام جادو کا اثر ختم ہو جائے گا تو اسے ہلاک کر دیں گے"۔ شانگل دیو نے جلدی سے کہا۔

"پھر بھی آقا۔ کالے شہزادے کا پرستان آنا نیک شگون نہیں ہے۔ بہرحال اب مجھے جلد سے جلد جادو

کھوپڑی سے رابطہ کرنا ہوگا۔ وہی بتا سکتی ہے کہ اب کالے شہزادے کا کیا کیا جائے اور کالے شہزادے کی طاقتیں اور اس کی یادداشت کہاں گئی"۔ وزیراعظم راگس دیو بنے جاٹوش جادوگر نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ تم جادو کھوپڑی سے رابطہ کرو وہی ہمیں کوئی بہترین مشورہ دے سکتی ہے"۔ شانگل دیو نے کہا اور جاٹوش جادوگر سر ہلاتا ہوا اسے سلام کرکے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

کالے شہزادے کے ذہن پر تاریک چادر پھیلی ہوئی تھی وہ اپنا سارا جسم مفلوج اور بے حس و حرکت محسوس کر رہا تھا۔ اچانک جیسے تاریکی میں جگنو چمکتا ہے بالکل اسی طرح کالے شہزادے کے تاریک ذہن پر روشنی کا نقطہ سا چمکا جو تیزی سے پھیلتا ہوا تاریکی کی چادر ہٹاتا چلا گیا اور کالے شہزادے کا سویا ہوا ذہن جاگنے لگا اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا۔ اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

" خبردار، شہریار بیٹا اپنی آنکھیں بند کر لو"۔ اس سے پہلے کہ کالا شہزادہ کچھ سوچتا اچانک اسے سمندر بابا

کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور کالے شہزادے نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں۔ سمندر بابا کی آواز سن کر اس کے رگ و پے میں سردی کی لہریں سی دوڑ گئی تھیں۔

" مجھ سے باتیں کرنے کے لئے زبان کا استعمال نہ کرنا بیٹا۔ تم اس وقت موت کے منہ میں موجود ہو۔ اپنا ذہن میری طرف مبذول رکھو میں نہ صرف تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں بلکہ تم دل میں جو بات کرو گے وہ بھی میں سن سکتا ہوں"۔ سمندر بابا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ، سمندر بابا۔ مم، مجھے معاف کر دیں سمندر بابا۔ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔ ملکو بونے کے سامنے میں نے جو کچھ کہا تھا وہ تکبر یا غرور نہیں تھا۔ میں ...." کالے شہزادے نے دل میں لرزتے ہوئے کہا۔

" اس سلسلے میں تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے بیٹا۔ میں جانتا ہوں تمہارے دل میں کیا تھا"۔ سمندر بابا کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آپ جانتے تھے۔ آپ جانتے تھے بابا۔ تت، تو پھر میری طاقتیں، وہ سلیمانی انگوٹھی"۔ کالے شہزادے نے اسی لہجے میں کہا۔

"وہ تم سے ایک خاص مقصد کے لئے واپس لی گئی تھیں بیٹا"۔ سمندر بابا نے جواب دیا۔

"خاص مقصد کے لئے"۔ کالے شہزادے نے حیرت سے کہا۔

"ہاں بیٹا، اصل میں تمہیں پرستان میں پہنچانے کے لئے تم سے طاقتیں لی گئی تھیں۔ اگر تمہاری طاقتیں برقرار رہتیں تو تمہارے لئے پرستان پہنچنا مشکل ہی نہیں ناممکن بنا دیا جاتا یا پھر تمہارے ساتھ ایسا عمل کیا جاتا کہ تم سے تمہاری ساری طاقتیں ہمیشہ کے لئے ختم کر دی جاتیں اور تمہیں ہلاک بھی کیا جا سکتا تھا"۔ سمندر بابا نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں بابا"۔ کالے شہزادے نے حیران انداز میں کہا۔

"میں سمجھاتا ہوں بیٹا۔ میں تمہیں سمجھانے کے لئے ہی تو آیا ہوں۔ سب سے پہلے تو تم یہ جان لو کہ تم

اس وقت پرستان میں موجود ہو۔ اس پرستان میں جہاں جنوں اور دیوؤں اور پریوں کی حکومت ہے۔ اس پرستان کی کئی ریاستیں ہیں جن پر ملکائیں، بادشاہ اور شہنشاہ حکومت کرتے ہیں۔ تم اس وقت پرستان کی سب سے بڑی کاچیا نامی ریاست میں موجود ہو۔

اس ریاست کا شہنشاہ ارژنگ دیو تھا جو بے حد نیک، بہادر اور عقلمند تھا۔ وہ صدیوں سے اس ریاست پر حکمرانی کر رہا تھا۔ اس نے اپنی ریاست کی خیرخواہی اور رعایا کے لئے بہت کام کئے تھے۔ خاص طور پر جنوں اور پریوں کے ساتھ یکساں سلوک، انصاف اور پرامن زندگی گزارنے کے لئے اس نے بہت جامع اقدام کر رکھے تھے۔ شرانگیزی شیطان کا وطیرہ ہے۔ ارژنگ دیو نے اپنی ریاست کو پاک رکھنے کے لئے اپنی ریاست کے تمام جادوگر جنوں اور دیوؤں کو باہر نکال دیا تھا۔ ان میں ایک بہت بڑا اور شیطان فطرت کا مالک شانگل دیو تھا۔

شانگل دیو ریاست کاچیا کا سالار تھا۔ جنوں اور دیوؤں کی پوری فوج کا سربراہ ہونے کی وجہ سے وہ

بے حد مغرور، ظالم اور خودسر ہو گیا تھا۔ جنوں، دیوؤں اور پریوں کے ساتھ اس نے ان دنوں بے پناہ ظلم روا کر رکھا تھا جس کی خبر ارژنگ دیو کو نہ تھی۔ جب اس کے ظلم و ستم کی خبر ارژنگ دیو کو ہوئی تو ارژنگ دیو نے شالنگل دیو سے سخت باز پرس کی اور اسے آئندہ ہر طرح سے محتاط رہنے کا حکم دے دیا۔

شالنگل دیو کو شہنشاہ دیو کی باز پرس کرنے پر سخت غصہ آ گیا تھا۔ اس نے اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ وہ کسی نہ کسی طرح فوج کو اپنے ساتھ ملا لے گا اور پھر وہ شہنشاہ ارژنگ دیو کو ہلاک کر کے اس کا تخت و تاج سنبھال لے گا اور پرستان کی ریاست کاچیا کا شہنشاہ بن کر اپنی خودسری قائم رکھے گا اور پھر اس نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا مگر وہ کسی طرح فوج کو اپنے مقصد کے لئے قائل نہ کر سکا۔ فوج کے بہت کم جنوں اور دیوؤں کو وہ اپنا حامی بنانے میں کامیاب ہو سکا تھا۔

شہنشاہ ارژنگ دیو کے حامیوں نے شالنگل دیو کی

بغاوت کی خبر اسے دے دی جس پر شالنگل دیو اور اس کے حامیوں کو گرفتار کر لیا گیا اور پھر ان کا جرم ثابت ہونے پر انہیں بطور سزا جلاوطن کر دیا گیا۔

شالنگل دیو اور اس کے حامیوں نے بہت شور مچایا لیکن شہنشاہ دیو کے حکم سے ان سب کو ریاست کاچیا سے سینکڑوں کوس دور سرخ صحرا میں بھیج دیا گیا۔ اب تو شالنگل دیو کا غصہ اور زیادہ بڑھ گیا۔ اپنا مرتبہ کھونے، ذلیل و رسوا ہو کر جلاوطن ہونے پر اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شہنشاہ ارژنگ دیو کے ٹکڑے اڑا دیتا۔

سرخ صحرا میں جہاں شالنگل دیو اور اس کے حامی موجود تھے اس ریگستان کے نیچے ایک بہت بڑے اور طاقتور جادوگر کا محل تھا جہاں وہ جادوگر جس کا نام جاٹوش جادوگر تھا اپنے شیطان دیوتاؤں کی پوجا کرتا رہتا تھا۔ جاٹوش جادوگر بھی اپنی شیطانی طاقتیں صرف اس مقصد کے لئے بڑھا رہا تھا کہ وہ کسی طرح سارے پرستان پر قبضہ کر لے اور پرستان کے تمام جنوں، دیوؤں اور پریوں کا شہنشاہ بن جائے۔ اسے

اپنی طاقتوں سے معلوم ہو گیا تھا کہ شانگل دیو کون ہے اور اس کے ساتھ شہنشاہ ارژنگ دیو نے کیا سلوک کیا ہے۔ وہ فوری طور پر اپنے محل سے نکل کر شانگل دیو کے پاس چلا گیا اور اسے اپنے بارے میں بتا کر اور اس سے ہمدردی جتا کر اپنے ساتھ محل میں لے گیا اور شانگل دیو کو بھی جادو سکھانا شروع کر دیا۔
ان دونوں نے جادوگری میں بے پناہ مہارت حاصل کر لی اور پھر جادو کی ایک بڑی طاقت ناگنی کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا۔ ناگنی شیطان کی سب سے بڑی پجارن ہوتی ہے جو ناممکن کو بھی ممکن بنانے کا درجہ رکھتی ہے۔ ناگنی کا دھڑ تو اژدھے یا ناگ جیسا ہوتا ہے مگر اس کے تین سر ہوتے ہیں۔ ایک سر جن کا، ایک انسانی عورت کا اور ایک بچے کا۔ ان تین سروں کی وجہ سے ناگنی جادوگروں میں سب سے زیادہ طاقتور اور خوفناک تصور کی جاتی ہے۔ جس جادوگر کے قبضے میں ناگنی ہو اسے دنیا کا کوئی جادوگر شکست نہیں دے سکتا۔ بہرحال ناگنی کو اپنے قبضے میں لینے کے لئے ایک انسان جادوگر اور ایک دیو جادوگر کی ضرورت

ہوتی ہے۔ یہ دونوں مل کر ایک خاص انداز میں اور خاص مدت تک ایک جاپ کریں تو ناگنی سب سے پہلے دیو جادوگر کے قبضے میں آ جاتی ہے اور دیو جادوگر پورے ایک سال تک اسے اپنے تابع رکھ سکتا ہے۔ اس کے بعد انسان جادوگر اسے آسانی سے اپنے تابع کر سکتا ہے۔ شانگل دیو اور جاثوش جادوگر نے بھی یہی کیا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ وہ ناگنی کو قابو کر کے اس کی طاقتوں سے مدد لے کر آسانی سے پرستان کی ایک ریاست کا چپا تو کیا سارے کے سارے پرستان پر آسانی سے قبضہ کر لیں گے۔ مگر جاپ کے دوران ان سے کوئی غلطی ہو گئی تھی جس کا انہیں بہت دیر بعد پتہ چل سکا تھا۔ بہرحال ان کے قبضے میں ناگنی تو آ گئی مگر وہ بہت بوڑھی اور کمزور طاقتوں کی مالکہ تھی۔
اس بوڑھی اور کمزور ناگنی کو دیکھ کر جاثوش جادوگر اور شانگل دیو کو بہت افسوس ہوا۔ لیکن اب انہیں اس پر اکتفا کرنا تھا کیونکہ ایک ناگنی کو قبضے میں کرنے کے بعد دو سو سالوں تک کسی دوسری ناگنی کو حاصل کرنے کے لئے جاپ نہیں کر سکتے تھے۔

بوڑھی ناگنی پرستان پر قبضہ کرنے کے لئے ان کے
لئے اتنی کارآمد نہیں تھی۔ مگر اس بوڑھی ناگنی نے ان
دونوں کو اپنے جسموں سے دوسروں کے جسموں میں
روحیں بدلنے کا جادو سکھا کر ان کی سب مشکلیں
آسان کر دیں۔ انہوں نے فوری طور پر پرستان کی
ریاست کالچیا پر قبضہ کرنے کا ایک منصوبہ بنا لیا۔

اپنے منصوبے کے تحت سب سے پہلے شہنشاہ
ارژنگ دیو کے دربار میں جا کر اسے دھمکیاں دیں اور
اسے ایک ماہ کے اندر اندر اپنا تخت و تاج اس کے
حوالے کرنے کا کہا۔ دربار میں شانگل دیو کے جانے کا
مقصد وہاں ایک خاص جادو کا حصار قائم کرنا تھا۔
ایک ماہ کے اندر اندر اس حصار میں موجود جنوں اور
دیوؤں کی قوت مدافعت کمزور پڑ جاتی ہے اور وہ اندر
سے بے حد کمزور ہو جاتے ہیں۔ شانگل دیو اور جاٹوش
جادوگر شہنشاہ ارژنگ دیو اور چند خاص لوگوں کو اس
جادو سے اس قدر کمزور کرنا چاہتے تھے کہ جب وہ ان
کو ہلاک کریں تو آسانی سے وہ اپنی روحوں کو ان کے
جسموں میں منتقل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس

کے علاوہ شہنشاہ ارژنگ دیو نے خطرناک اور شیطانی
جنات اور دیوؤں سے بچاؤ کے لئے وہاں بے شمار غیبی
اور طاقتور محافظ بنا رکھے تھے۔ جاٹوش جادوگر اور
شانگل دیو پورا ایک ماہ پرستان کی ریاست پر کام
کرتے رہے۔ وہ خاموشی کے ساتھ شہنشاہ ارژنگ دیو
کے غیبی محافظوں کو ختم کرتے رہے اور پھر انہوں
نے آخرکار اپنے منصوبے کو تکمیل تک پہنچانے کے
لئے سب سے پہلے شاہی نجومی کو ہلاک کر دیا جو ایک
جن تھا۔ اس شاہی نجومی شوتو جن کے جسم پر جاٹوش
جادوگر نے قبضہ کیا تھا۔ شانگل دیو کے بارے میں
جاننے کے لئے شہنشاہ ارژنگ دیو اور وزیراعظم راگس
دیو اس کے علم کا سہارا لیتے تھے۔ جاٹوش جادوگر شاہی
نجومی شوتو جن کے جسم پر قبضہ کرکے انہیں دھوکا
دیتا رہا اور پھر اس نے وزیراعظم راگس دیو کے جسم
پر قبضہ کر لیا اور شہنشاہ دیو کو اپنے خاص جادوئی
حصاروں میں لے کر اسے بھی بے بس کرکے اس کے
جسم پر شانگل دیو نے قبضہ کرکے اپنی روح اس میں
ڈال دی اور وزیراعظم راگس دیو اور شہنشاہ ارژنگ

دیو کی روحوں کو پاتال کے اندھے کنویں میں قید کر
دیا۔ اس طرح انہوں نے ریاست کاچیا کو مکمل طور پر
اپنے قبضے میں لے لیا۔

اب ان کے ارادے اور زیادہ خوفناک ہو گئے ہیں
وہ ریاست کاچیا کے بعد اپنے ہمسایہ ریاستوں پر بھی
حملے کرکے انہیں بھی اپنے قبضے میں کرنے کی کوشش
کریں گے اور پھر ان کا حکومت کا نشہ اس قدر بڑھ
جائے گا کہ وہ آہستہ آہستہ کوہ قاف، جادونگری،
آسیب نگری اور پھر انسانوں کی ریاستوں کو بھی نہیں
چھوڑیں گے اور ایک دن پوری دنیا پر اپنا تسلط جمانے
کی کوشش کریں گے۔

شانگل دیو اور جاثوش جادوگر نے چونکہ انتہائی
برے اور گندے شیطان کی پوجا کی تھی اس لئے ان کا
جادو بھی بے حد غلیظ اور گندگی سے بھرا ہوا ہے۔ وہ
پرستان کو اپنے حصار میں لے کر ہر طرف ظلم و ستم،
سفاکی اور بربریت کا طوفان برپا کر دیں گے اس لئے
ان دونوں خوفناک جادوگروں کی ہلاکت کی ذمہ داری
تمہیں دینے کے لئے سب سے پہلے تم سے تمہاری

طاقتیں واپس لی گئیں اور تمہارا سارا ذہن خالی کر دیا
لیا۔ تاکہ تم پرستان پہنچو تو کسی طرح ان جادوگروں
کے پھیلائے ہوئے گندگی کے طلسمات یا حصاروں کا
شکار نہ بن جاؤ۔

شانگل دیو اور جاثوش جادوگر کو ناگنی نے یوں تو ہر
طرح سے چھوٹ دے دی تھی کہ وہ پرستان پر یا
ساری دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے جو چاہیں کریں مگر
سب سے پہلے ایک پراسرار اور غیر معمولی روشنی کی
طاقتوں کے مالک کالے شہزادے کو وہ ضرور ہلاک کر
دیں۔ دنیا میں کوئی طاقت سوائے کالے شہزادے کے
ایسی نہیں جو انہیں نقصان پہنچا سکے۔ ناگنی کے
مطابق ان دونوں کو اگر کوئی ہلاک کر سکتا ہے تو وہ
صرف اور صرف کالا شہزادہ ہے۔ ناگنی نے تمہاری
طاقتوں کے بارے میں انہیں بہت حد تک بتا دیا
تھا۔ اس نے ان دونوں کو ہدایات دی تھیں کہ وہ کم
از کم ایک سال تک کالے شہزادے کو پرستان میں
داخل نہ ہونے دیں اور اسے پرستان سے باہر اپنی
طاقتوں سے ہلاک کرنے کی کوشش کریں۔ اس ایک

سال کے دوران اگر کالا شہزادہ کسی طرح پرستان میں
داخل ہو گیا تو ان دونوں کی زندگیاں خطرے میں پڑ
جائیں گی اور انہیں کالے شہزادے سے کوئی نہیں بچا
سکے گا۔ جب تمہاری ساری طاقتیں وقتی طور پر ختم کر
دی گئیں تو تمہاری حفاظت پر چند مقدس سائے پہنچ
گئے۔ اس دوران جاٹوش جادوگر اور شانگل دیو نے اپنی
ایک طاقت شاگی پری کو تمہاری ہلاکت کے لئے مامور
کر دیا اور اسے انسانی دنیا میں بھیج دیا۔
شاگی پری نے آخر کار تمہیں تلاش کر لیا اور اس
نے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی مگر جو
مقدس سائے تمہاری حفاظت پر مامور تھے انہوں نے
شاگی پری کی ہر کوشش ناکام بنا دی اور آخر کار شاگی
پری اس بات کے لئے مجبور ہو گئی کہ وہ تمہیں ہلاک
کرنے کے لئے پرستان لے جائے۔ پرستان میں نہ
صرف اس کی طاقتیں بے پناہ بڑھ جاتی ہیں بلکہ وہاں
اس کے دو طاقتور آقا شانگل دیو اور جاٹوش جادوگر
بھی موجود ہیں جو تمہیں ایک لمحے میں موت کے
گھاٹ اتار دیں گے"۔ سمندر بابا کالے شہزادے کو

ساری تفصیل بتا کر خاموش ہو گئے۔ حیرت انگیز اور
ناقابل یقین کہانی سن کر کالا شہزادہ دنگ رہ گیا تھا۔
اس نے تفصیلات سنتے ہوئے بیچ میں سمندر بابا سے
کوئی بات نہیں کی تھی۔
"پرستان میں۔ میں اس وقت کہاں ہوں سمندر
بابا"۔ کالے شہزادے نے پوچھا۔
"تم اس وقت ایک زندان میں ہو بیٹا۔ شاگی
پری جس جادو کے ذریعے تمہیں یہاں لائی تھی اس
جادو کے اثر کی وجہ سے شاگی پری، شانگل دیو اور
جاٹوش جادوگر تمہیں فوری طور پر ہلاک نہیں کر سکتے
تھے اور نہ ہی تم پر کوئی جادو چلا سکتے تھے۔ اس لئے
انہوں نے تمہیں زندان میں قید کر دیا اور پہرے پر
جادوئی کھوپڑیاں بٹھا دیں۔ دوسرے وہ اس غلط فہمی کا
شکار ہیں کہ تمہارے پاس کوئی پراسرار طاقت موجود
نہیں ہے اور یہ کہ تم اپنی یادداشت بھی کھو چکے ہو
اس لئے تم ان کے لئے بے ضرر ہو چکے ہو اس لئے
وہ تمہاری طرف سے بے فکر ہو چکے ہیں اور یہی میں
چاہتا تھا"۔ سمندر بابا نے جواب دیا۔

"اب مجھے یہاں کیا کرنا ہوگا سمندر بابا"۔ کالے شہزادے نے پوچھا۔

"تمہیں سب سے پہلے پرستان پر پھیلے ہوئے جادوئی حصار ختم کرنے ہیں کالے شہزادے۔ اس کے بعد تمہیں شاگی پری۔ جاٹوش جادوگر اور شانگل دیو کو ہلاک کرنا ہے"۔ سمندر بابا نے کہا اور پھر وہ کالے شہزادے کو تفصیل بتانے لگے کہ اسے یہ سب کیسے کرنا ہے۔

"مگر میرے پاس اس وقت نہ کوئی طاقت ہے اور نہ سلیمانی انگوٹھی ہے۔ ان کے بغیر میں یہ سب کیسے کر پاؤں گا سمندر بابا"۔ کالے شہزادے نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری طاقتیں عارضی طور پر ختم کی گئی تھیں بیٹا۔ اب جبکہ تم پرستان پہنچ چکے ہو تو تمہاری ساری طاقتیں تمہیں واپس مل جائیں گی"۔ سمندر بابا نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ کالے شہزادے کے جسم میں جیسے بجلی کی لہریں سی کوندنے لگیں"اور ساتھ ہی اسے اپنے ہاتھ کی انگلی میں سلیمانی انگوٹھی کی موجودگی کا

بھی احساس ہوا تو کالا شہزادہ خوشی سے سرشار ہوگیا۔

"اوہ، میری طاقتیں لوٹ آئی ہیں بابا۔ مم، میں۔ میں ...." کالے شہزادے نے خوشی سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں بیٹا۔ اب اپنا کام شروع کر دو"۔ سمندر بابا کی مسکراتی ہوئی آواز آئی۔

"بابا جانے سے پہلے یہ بتا دیں منکو بونا کہاں ہے۔ کیا وہ میری اس مہم میں میرے ساتھ کام ہنیں کرے گا"۔ کالے شہزادے نے جلدی سے پوچھا۔

"منکو بونا پاتال نگری میں ہے بیٹا۔ اسے تمام حالات سے باخبر کر دیا گیا ہے۔ جادوئی حصاروں کی وجہ سے وہ پرستان میں داخل ہنیں ہو سکتا ورنہ وہ تمہاری امداد کے لئے ضرور آتا۔ یہ مہم تمہیں اکیلے ہی سرانجام دینی ہے۔ تم۔ تمام حالات جان چکے ہو اور تمہیں تمہاری ساری طاقتیں بھی واپس مل گئی ہیں اس لئے دیر نہ کرو تمہیں ہر حال میں سات روز میں نہ صرف تمام جادوئی حصار ختم کرنے ہیں بلکہ شاگی پری، شانگل دیو اور جاٹوش جادوگر کو بھی ہلاک کرنا

ہے"۔ سمندر بابا نے کہا۔

"ٹھیک ہے بابا۔ میں سات روز سے قبل ہی یہ سب کام کر لوں گا"۔ کالے شہزادے نے پراعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو بیٹا"۔ سمندر بابا نے کالے شہزادے کو دعا دی اور پھر ان کی آواز سنائی دینا بند ہو گئی۔ جس سے کالے شہزادے کو معلوم ہو گیا کہ وہ واپس جا چکے ہیں۔

شاگی پری شانگل دیو کے کمرے میں نمودار ہوئی تو وہاں شانگل دیو کے ساتھ جاٹوش جادوگر بھی موجود تھا۔ وہ دونوں بدستور شہنشاہ دیو اور وزیراعظم دیو کے روپ میں تھے۔

"شاگی پری۔ آقاؤں کی خدمت میں سلام پیش کرتی ہے"۔ شاگی پری نے جھک کر ان دونوں کو نہایت مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا اور دونوں چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگے۔

"آؤ شاگی پری۔ کالے شہزادے کو زندان میں قید کر دیا تم نے"۔ شانگل دیو نے شاگی پری کی جانب

دیکھتے ہوئے اپنے مخصوص گرجدار لہجے میں کہا۔

" جی ہاں آقا۔ میں نے کالے شہزادے کو زندان میں قید کر دیا ہے اور اس کی حفاظت پر سات اندھی کھوپڑیوں کو بھی تعینات کر دیا ہے۔ کالا شہزادہ تاتام جادو کے اثر سے بے ہوش ہے وہ اگلے سات روز تک کسی بھی صورت میں ہوش میں نہیں آ سکتا۔ ساتویں روز جیسے ہی اسے ہوش آئے گا۔ ساتوں اندھی کھوپڑیاں اس پر حملہ کر دیں گی اور اسے چند ہی لمحوں میں ہڈیوں سمیت چبا جائیں گی"۔ شاگی پری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اور تمہیں راٹوگا کھوپڑی کے سلسلے میں جو ہدایات دی گئی تھیں۔ اس کا کیا کیا"۔ جاٹوش جادوگر نے پوچھا۔

" میں نے اسے بھی پرستان کے سیاہ پہاڑ کے ایک اندھے غار میں چھپا دیا ہے آقا اور اس کی حفاظت پر جادوئی پتلے اور نقاب پوش جادو لڑکی کو وہاں چھوڑ دیا ہے۔ ان کی موجودگی میں سیاہ پہاڑ کے اندھے غار میں ایک معمولی چیونٹی بھی داخل نہ ہو سکے گی"۔ شاگی

پری نے جواب دیا۔

" جادو لڑکی کے لئے تم نے کسے استعمال کیا ہے"۔ جاٹوش جادوگر نے پوچھا۔

" جادو لڑکی میں نے آدم زادوں کی دنیا سے ایک خوبصورت شہزادی راکیہ کو لا کر بنایا ہے آقا۔ اس پر میں نے جانام، شارگا اور جاباگ جادو کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ صرف اور صرف یہ جانتی ہے کہ اسے راٹوگا کی جادو کھوپڑی کی حفاظت کے لئے وہاں رکھا گیا ہے۔ اس جادو کھوپڑی تک اگر کسی معمولی چیونٹی نے بھی پہنچنے کی کوشش کی تو وہ اسی لمحے حرکت میں آ کر اس کا بھی خاتمہ کر دے گی"۔ شاگی پری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ، جاٹوش جادوگر۔ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تم یہ سب کیوں کر رہے ہو۔ جس آدم زاد کالے شہزادے سے ہمیں خطرہ تھا اس کے پاس نہ اس کی طاقتیں ہیں۔ وہ اپنی یادداشت بھی کھو چکا ہے اور پھر سب سے بڑی بات کہ وہ اس وقت ہماری قید میں ہے پھر اس سے اب ہمیں کیا خطرہ ہو سکتا ہے"۔

شاگلی پری نے کہا ہے کہ ناتام جادو کی وجہ سے اسے سات روز تک ہوش نہیں آئے گا۔ ساتویں روز جیسے ہی اسے ہوش آئے گا اندھی کھوپڑیاں اسے ایک لمحے میں ہلاک کر کے چٹ کر جائیں گی پھر راٹوگا جادو کھوپڑی کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں اسے سیاہ پہاڑ کے اندھے غار میں چھپایا گیا ہے"۔ شانگل دیو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ناگنی نے ہمیں جو ہدایات دی تھیں وہ آپ بھول چکے ہیں آقا۔ یہ درست ہے کہ کالا شہزادہ اس وقت بالکل بے دست و پا ہے مگر ناگنی نے کہا تھا کہ کچھ بھی ہو کالے شہزادے کو ہمیں پرستان سے کم از کم ایک سال کے لئے دور رکھنا ہے۔ ایک سال تک ہم پورے پرستان پر قبضہ جما لیں گے اور پاتال میں اپنی طاقتیں بڑھانے کے لئے گئی ہوئی ناگنی جب واپس آ جائے گی تو ہمیں کالے شہزادے کی کوئی فکر نہیں رہے گی۔ لیکن یہ کہ کالا شہزادہ خود ہماری حقیقت جان کر پرستان میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہم خود ہی اسے اٹھا کر یہاں لے آئے ہیں"۔ جاٹوش جادوگر نے

کہا۔ اس کے لہجے میں پریشانی کی جھلک نمایاں تھی۔

" ہونہہ۔ بہرحال اب تم بتاؤ۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم سے بھول ہو گئی ہے۔ کیا اس کے لئے ہم تم سے معافی مانگ لیں"۔ شانگل دیو نے منہ بنا کر کہا۔

" نہیں آقا، یہ بات نہیں ہے۔ ناگنی کی دی ہوئی جادوئی طاقتیں آپ کے پاس مجھ سے زیادہ ہیں۔ اس لئے میری نظر میں آپ میرے لئے مقدم ہیں۔ میں بھلا یہ گستاخی کیسے کر سکتا ہوں کہ آپ مجھ سے معافی مانگیں"۔ جاٹوش جادوگر نے گھبرا کر کہا۔

" تو پھر تمہارے خیال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے ۔ کالے شہزادے کو نہ ہم سات روز سے قبل ہلاک کر سکتے ہیں اور نہ اس پر جادو کر سکتے ہیں اور نہ ہی اسے پرستان سے باہر نکال سکتے ہیں۔ کیونکہ پرستان سے باہر لے جانے کے لئے ہمیں اس پر پھر جادو چلانا ہوگا جو اس پر چل ہی نہیں سکتا"۔ شانگل دیو نے کہا۔

" اب جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ شاگلی پری تم نے کالے شہزادے کو کس زندان میں قید کیا ہے اور اندھی

کھوپڑیوں کے علاوہ اس کی حفاظت کا کیا کیا انتظام کیا ہے"۔ جاٹوش جادوگر نے پہلے شانگل دیو سے اور پھر شاگلی پری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"بس یہی کچھ کیا ہے آقا"۔ شاگلی پری نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ کافی نہیں ہے شاگلی پری۔ اس پر جادو یا کسی ہتھیار کا وار نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اسے فولادی زنجیریں تو پہنائی جا سکتی ہیں اور اسے کسی دیوار میں تو چنا جا سکتا ہے ناں"۔ جاٹوش جادوگر نے کہا۔

"ہاں آقا، ایسا کیا جا سکتا ہے"۔ شاگلی پری نے سر ہلا کر جواب دیا۔

"تو پھر جاؤ۔ کالے شہزادے کو موٹی اور فولادی زنجیروں میں جکڑ دو اور اسے بڑے پتھروں کی دیوار میں چن دو"۔ جاٹوش جادوگر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر شانگل دیو جس نے شہنشاہ ارژنگ دیو کے جسم پر قبضہ کر رکھا تھا برے برے منہ بنانے لگا جبکہ شاگلی پری نے مؤدبانہ انداز میں سر جھکا دیا تھا۔

"جو حکم آقا"۔ شاگلی پری نے کہا اور جس طرح اچانک وہاں نمودار ہوئی تھی اسی طرح اچانک وہاں سے غائب ہو گئی۔

"جاٹوش جادوگر تم کالے شہزادے سے کچھ زیادہ ہی خوفزدہ نہیں ہو"۔ شاگلی پری کے جانے کے بعد شانگل دیو نے جاٹوش جادوگر سے پوچھا۔

"ہاں آقا، نجانے کیا بات ہے جب سے کالا شہزادہ یہاں آیا ہے میں اندر ہی اندر سے ڈرا ہوا ہوں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ نہ کچھ ہونے والا ہے"۔ جاٹوش جادوگر نے سوچ میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا ہونے والا ہے"۔ شانگل دیو نے چونک کر پوچھا۔

"پتہ نہیں۔ لیکن جو کچھ بھی ہونے والا ہے وہ انتہائی بھیانک اور خوفناک ہوگا۔ کالا شہزادہ ...."
ابھی جاٹوش جادوگر نے اتنا ہی کہا تھا کہ اسی لمحے وہاں شاگلی پری دوبارہ نمودار ہوئی۔

"آقا، غضب ہو گیا آقا۔ غضب ہو گیا"۔ شاگلی پری نے خوف کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا"۔ اس کے لہجے میں خوف دیکھ کر شانگل دیو اور جاٹوش جادوگر بری طرح سے چونک پڑے۔

"آقا۔ وہ، وہ کالا شہزادہ۔ کالا شہزادہ زندان سے فرار ہو گیا ہے"۔ شاگی پری نے لرزتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر شانگل دیو اور جاٹوش جادوگر بری طرح اچھل پڑے۔ جاٹوش جادوگر کا چہرہ تو اندھیری رات کی طرح سیاہ پڑ گیا تھا جیسے اب اس کا رنگ کبھی نہیں بدلے گا۔

کالے شہزادے نے آنکھیں نیم وا کیں اور اس زندان کو دیکھنے لگا جہاں اسے سمندر بابا کے مطابق کسی شاگی پری نے قید کیا تھا۔

وہ کافی بڑا قید خانہ تھا اور کسی تہہ خانے میں بنا ہوا تھا کیونکہ وہاں ہوا کی آمدورفت کے لئے جو روشندان بنے ہوئے تھے وہاں سے آسمان خاصی بلندی پر نظر آ رہا تھا۔

کالا شہزادہ جس زندان میں قید تھا وہاں اسے سات عجیب و غریب سیاہ کھوپڑیاں دکھائی دے رہی تھیں جو بے حد لمبوتری تھیں اور ان کے جبڑے بھی ٹوٹے

ہوئے تھے۔ ان کھوپڑیوں کے ناک اور آنکھوں کے سوراخ بے حد بڑے بڑے تھے۔ وہ فضا میں ایک خاص انداز میں ساکت تھیں جیسے وہ سب کی سب کالے شہزادے پر نظر رکھے ہوئے ہوں۔

کالے شہزادے نے غیر محسوس طریقے سے اپنا سلیمانی انگوٹھی والا ہاتھ سیدھا کیا اور سلیمانی انگوٹھی کا نگینہ اوپر کر کے اس نے دل ہی دل میں سلیمانی انگوٹھی کو ان ساتوں کھوپڑیون کو جلا کر راکھ کرنے کا حکم دیا۔ انگوٹھی کا نگینہ چمکا اور اس میں سے اچانک بجلی کی سات لہریں نکل کر برق رفتاری سے ان کھوپڑیوں کی جانب بڑھتی چلی گئیں دوسرے ہی لمحے ایک ساتھ سات جھماکے ہوئے اور ساتوں کی ساتوں کھوپڑیاں جل کر راکھ ہو گئیں۔

جیسے ہی کھوپڑیاں جل کر راکھ ہوئیں کالا شہزادہ آنکھیں کھول کر جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے ایک بار پھر آنکھیں بند کیں اور سلیمانی انگوٹھی کو کوئی حکم دیا۔ ایک جھماکا ہوا اور دوسرے ہی لمحے کالا شہزادہ دھوئیں میں تبدیل

ہو چکا تھا۔ دھواں لہریں لیتا ہوا اٹھا اور تیزی سے ایک روشن دان کی جانب بلند ہوتا چلا گیا اور پھر اس روشندان سے ہوتا ہوا وہ زندان سے باہر آ گیا اور پھر وہ خود کو دھوئیں کی شکل میں تیزی سے اوپر اٹھاتا چلا گیا۔

زندان ایک بہت بڑے اور عظیم الشان محل کے عقب میں تھا۔ آسمان پر اور دور نزدیک کالے شہزادے کو بے شمار جن، دیو، پریاں اور پری زاد دکھائی دے رہے تھے جو زمین پر بھی موجود تھے اور آسمان پر بھی اڑ رہے تھے۔

جنوں اور دیوؤں کے بیچ اگر کالا شہزادہ انسانی روپ میں ہوتا تو وہ بالکل بونا دکھائی دیتا۔ کالا شہزادہ کافی بلندی پر آ گیا۔ پھر اس نے سلیمانی انگوٹھی کو حکم دیا کہ وہ اسے سیاہ عقاب بنا دے۔ اسی لمحے ایک جھماکہ ہوا اور اس کا وجود یکلخت سیاہ عقاب میں تبدیل ہو گیا۔ دھوئیں سے اچانک ایک سیاہ عقاب کو نکلتے دیکھ کر وہاں اردگرد اڑتے ہوئے کئی جن، دیو اور پریاں چونک پڑے۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتے

اچانک کالے شہزادے نے اڑان بھری اور بجلی کی
سی تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

اس کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ دیکھتے ہی دیکھتے
وہ بے شمار تیزرفتاری سے اڑتے ہوئے جنوں اور
دیوؤں کو پیچھے چھوڑ گیا۔ اس کا رخ مشرقی پہاڑیوں کی
جانب تھا۔ سمندر بابا نے کالے شہزادے کو سب سے
پہلے پرستان پر سے جادوئی حصاروں کو ختم کرنے کا
حکم دیا تھا۔ انہوں نے کالے شہزادے کو بتایا تھا کہ
یہ جادوئی حصار ایک جادوئی سیاہ کھوپڑی کو تباہ کرنے
سے ختم ہو سکتے ہیں۔ سیاہ کھوپڑی جس میں ایک
بھوت جادوگر قید تھا۔ اگر کھوپڑی کو تباہ کرکے اس
میں سے بھوت جادوگر کو آزاد کرا دیا جائے تو وہ خود
ہی پرستان پر چھائے ہوئے جادوئی حصاروں اور غیبی
خوفناک جلادوں کا خاتمہ کر دے گا۔

سمندر بابا کے مطابق بھوت جادوگر والی سیاہ
کھوپڑی ایک سیاہ پہاڑی کے اندھے غار میں تھی جس
کی حفاظت کے لئے جاٹوش جادوگر کے حکم سے شاگی
پری نے وہاں طلسمی پتلے حفاظت کے لئے کھڑے کر

دیئے تھے اور وہاں ملک سابان کی ایک خوبصورت
شہزادی راکیہ کو لا کر اس پر جادو کا ایک خاص عمل
کرکے اسے جادو لڑکی بنا دیا گیا تھا جو ان طلسمی پتلوں
سے بھی زیادہ خطرناک تھی۔ اس کے منہ میں آگ
بھر دی گئی تھی۔ وہ اندھے غار میں گھسنے والی معمولی
چیونٹی پر بھی نظر رکھ سکتی تھی اگر غار میں غلطی سے
کوئی چیونٹی بھی گھس جاتی تو جادو لڑکی منہ سے آگ
اگل کر اسے ایک لمحے میں جلا کر راکھ بنا دیتی تھی۔
سمندر بابا نے کالے شہزادے کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی
عقل اور ذہانت سے کسی طرح اس غار میں گھس
جائے اور شہزادی راکیہ کے جسم سے سلیمانی انگوٹھی
مس کر دے۔ اس سے شہزادی راکیہ پر کیا گیا شاگی
پری کا جادو ختم ہو سکتا تھا۔

پھر کالے شہزادے کو کسی طرح شہزادی راکیہ کو
اس غار سے باہر نکال کر لانا تھا اور اسے ایک اڑنے
والے طلسمی سرخ تخت پر اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہونا
تھا اور کالے شہزادے کو اپنے دائیں ہاتھ میں ایک
تلوار رکھنا تھی۔ وہ جیسے ہی آسمان کی بلندیوں پر

پہنچتے۔ غار میں موجود بھوت جادوگر والی سیاہ کھوپڑی اپنا رنگ بدل کر ان کے پیچھے آ جاتی۔ ایسے میں کالے شہزادے کو سمندر بابا کا بتایا ہوا ایک اسم اعظم پڑھنا تھا۔ اس اسم اعظم کے پڑھتے ہی ان کے عقب میں آتی ہوئی دیوہیکل بھوت جادوگر والی کھوپڑی پھٹ جاتی اور اس میں سے بھوت جادوگر نکل کر باہر آ جاتا۔ تب کالا شہزادہ اس پر ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار سے حملہ کرتا اور اس کی تلوار عین بھوت جادوگر کے گنجے سر پر لگ جاتی تو بھوت جادوگر کے جسم میں آگ لگ جاتی۔ جوں جوں آگ اسے جلاتی رہتی پرستان پر جلاٹوش جادوگر، شاگی پری اور شانگل دیو کے حصار اور ان کے جادوئی محافظ ختم ہوتے جاتے ۔ ان طلسماتی اور جادوئی حصاروں کے ختم ہوتے ہی ان تینوں شیطانوں کی طاقتیں کمزور پڑ جاتیں اور پھر کالے شہزادے کو ان تک پہنچ کر باری باری ان کو ہلاک کرنا تھا۔ کالا شہزادہ اب سیاہ عقاب کے روپ میں اسی سیاہ پہاڑی کی جانب اڑا چلا جا رہا تھا۔ جس کے اندر غار میں بھوت جادوگر کی سیاہ کھوپڑی تھی۔

ہنایت تیزرفتاری سے اڑتا ہوا وہ سیاہ پہاڑی تک پہنچ گیا۔

سیاہ پہاڑی خاصی بلند تھی اور کسی بڑے پہاڑ سے مشابہہ تھی۔ کالا شہزادہ غوطہ لگا کر تیزی سے نیچے آیا اور زمین پر اترنے سے پہلے اس نے اپنا روپ بدل لیا۔ اس بار اس نے پہاڑی خرگوش کا روپ دھارا تھا۔ پہاڑی خرگوش بنتے ہی جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے اس نے تیزی سے سیاہ پہاڑی کی طرف دوڑ لگا دی۔

" کالا شہزادہ زندان سے فرار ہو گیا ہے۔ یہ، یہ تم کیا کہہ رہی ہو شاگی پری۔ کیا تم ہوش میں ہو"۔ شانگل دیو نے حلق کے بل دھاڑتے ہوئے کہا۔

" مم، میں سچ کہہ رہی ہوں آقا۔ کالا شہزادہ نہ صرف زندان سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے بلکہ اس نے ساتوں کھوپڑیوں کو بھی جلا کر راکھ بنا دیا ہے"۔ شاگی پری نے لرزتے ہوئے کہا۔

" کالا شہزادہ زندان سے فرار ہو گیا ہے۔ اوہ، اس کا مطلب ہے کہ اسے ناتام جادو کے اثر کے باوجود ہوش آگیا تھا اور اس کی طلسمی طاقتیں اور اس کی

یادداشت۔ اوہ۔ اوہ اس کا مطلب ہے کہ میں جو خطرہ محسوس کر رہا تھا وہ بالکل صحیح تھا۔ کالے شہزادے کو پرستان میں پہنچانے کے لئے ہمارے ساتھ دھوکا کیا گیا تھا۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ واقعی ہمارے ساتھ دھوکا کیا گیا ہے"۔ جاٹوش جادوگر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" دھوکا، کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو جاٹوش جادوگر"۔ شانگل دیو نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

" شانگل دیو کالے شہزادے کو سمندر میں موجود روشنی کی ایک طاقت نے ہمارے خلاف استعمال کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس روشنی کی طاقت نے کالے شہزادے سے وقتی طور پر اسے عطا کی گئیں اس کی غیر معمولی طاقتیں واپس لی تھیں اور اس کے ذہن پر پردہ ڈال دیا تھا تاکہ وہ ہمارے ذریعے پرستان پہنچ جائے۔ کالے شہزادے کا ذہن چونکہ کھل چکا ہے اور اس کی طاقتیں اسے واپس مل گئی ہیں اس لئے میری پراسرار طاقتیں ان رازوں سے پردے اٹھا رہی ہیں۔

کالا شہزادہ ہم تینوں کی موت بن کر یہاں آیا ہے وہ یقیناً بھوت جادوگر والی سیاہ جادو کھوپڑی کو فنا کر کے پرستان پر موجود ہمارے تمام حصاروں کا خاتمہ کر دے گا اور پھر وہ ایک ایک کر کے ہم تینوں کو بھی ہلاک کر دے گا۔ کالے شہزادے کے پاس جو طاقتیں ہیں اس کا ہم کسی طرح مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ چاہے ہم اپنی جانیں بچانے کے لئے پاتال کی آخری تہہ میں ہی کیوں نہ جا گھسیں"۔ جاٹوش جادوگر نے کہا اس کے لہجے میں بے پناہ خوف جھلک رہا تھا۔

" جاٹوش جادوگر، تم ایک معمولی آدم زاد کو ہم سے برتر ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اس کے پاس اگر پراسرار طاقتیں ہیں تو ہمارے پاس بھی جادوگری کی بے شمار طاقتیں موجود ہیں۔ وہ ایک آدم زاد ہے جبکہ ہم ایک طاقتور دیو ہیں۔ کالا شہزادہ ہمارے سامنے پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر اس کے خلاف ہماری جادوگری کی طاقتیں کام نہیں کریں گی تو ہم اسے اپنی جسمانی طاقت سے ہلاک کر دیں گے۔ اس کی گردن اپنے ہاتھوں سے توڑ دیں گے

اور ہم اسے ہڈیوں سمیت چبا جائیں گے"۔ شانگل دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تم نہیں جانتے شانگل دیو۔ کالے شہزادے کے بارے میں تم کچھ بھی نہیں جانتے ۔ وہ ایک خوفناک بلا ہے جس سے مقابلے پر اگر تم جیسے سینکڑوں دیو بھی آ جائیں تو وہ انہیں بھی ایک لمحے میں ہلاک کر سکتا ہے"۔ جاٹوش جادوگر نے کہا۔

" بس جاٹوش جادوگر بس۔ ہم کالے شہزادے کی اس قدر تعریفیں نہیں سن سکتے۔ تم اگر اس سے اتنے ہی خوفزدہ ہو تو یہاں سے بھاگ جاؤ اور کسی ایسی جگہ جا کر چھپ جاؤ جہاں تم تک کالا شہزادہ کسی طرح نہ پہنچ سکے۔ ہم خود کالے شہزادے کو ہلاک کرنے جائیں گے۔ جیسے ہی کالا شہزادہ ہلاک ہوگا ہم تمہیں واپس بلا لیں گے"۔ شانگل دیو نے غصیلے لہجے میں کہا۔ اس کی باتیں سن کر جاٹوش جادوگر جو وزیراعظم راکس دیو بنا ہوا تھا اور ہمدرد نظروں سے جاٹوش جادوگر کی جانب دیکھنے لگا۔

" ٹھیک ہے شانگل دیو۔ اگر تم کالے شہزادے کا

مقابلہ کر سکتے ہو تو ضرور کرو۔ مگر میں جانتا ہوں
میں کسی طرح اس خطرناک انسان کا مقابلہ نہیں کر
سکتا۔ اس لئے میں کالے شہزادے سے اپنی جان
بچانے کے لئے کوہ گم میں جا رہا ہوں۔ وہی ایک ایسی
جگہ ہے جہاں کالا شہزادہ کسی طرح نہیں پہنچ سکتا۔
مجھے کالے شہزادے کے ہاتھوں تمہاری موت پر ہمیشہ
افسوس رہے گا۔ مگر اب میں یہاں نہیں رہ سکتا اور
نہ ہی میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں"۔ جاٹوش
جادوگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ شبالنگل دیو اس
سے کچھ کہتا اچانک راگس دیو کا بے جان جسم بت کی
طرح نیچے گر گیا۔ شالنگل دیو نے اس کی ناک سے سیاہ
دھوئیں کی لکیریں نکلتے دیکھیں جو فوراً ہی ہوا میں
تحلیل ہو گئی تھیں۔ جیسے ہی راگس دیو کا بے جان
جسم زمین پر گرا۔ وہ بھی دھواں بن کر وہاں سے
غائب ہو گیا۔

"ہونہہ۔ بزدل جادوگر۔ ایک معمولی آدم زاد کے
خوف سے بھاگ گیا ہے۔ اس کا ارادہ تو پورے
پرستان کا وزیراعظم بننے کا تھا"۔ شبالنگل دیو نے نفرت

بھرے انداز میں ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔
"میرے لئے کیا حکم ہے آقا"۔ شاگلی پری جو اتنی
دیر سے خاموش تھی شالنگل دیو سے پوچھا۔
"کیا مطلب، کیا تم بھی اس آدم زاد کے خوف سے
جانا چاہتی ہو"۔ شالنگل دیو نے پوچھا۔
"نہیں آقا، میں جاٹوش جادوگر اور آپ کی کنیز
ہوں۔ جب تک آپ دونوں مجھے آزاد نہیں کر دیتے
میں کہیں نہیں جا سکتی"۔ شاگلی پری نے کہا تو شالنگل
دیو نے پرخیال انداز میں سر ہلا دیا۔
"شاگلی پری کیا تم اس آدم زاد کالے شہزادے کا
خاتمہ کر سکتی ہو"۔ شالنگل دیو نے کسی خیال کے
تحت پوچھا۔
"نہیں آقا"۔ شاگلی پری نے جواب دیا۔
"کیوں۔ کیوں نہیں کر سکتی"۔ شالنگل دیو نے
غضبناک ہوتے ہوئے کہا۔
"آقا، ایک تو اس آدم زاد پر تاتام جادو کا اثر
ہے۔ دوسرے اس کی طاقتیں بھی لوٹ آئی ہیں۔ میں
زیادہ سے زیادہ اس پر جادوئی حملے کر سکتی ہوں۔ جو

تاتام جادو کی وجہ سے اس پر اثر ہی نہیں کریں گے اور ہتھیاروں کے بارے میں، میں پہلے ہی آپ کو بتا چکی ہوں"۔ شاگلی پری نے کہا۔

" ہونہہ، وہ آدم زاد ہے۔ آخر اسے ہلاک کرنے کا کوئی تو طریقہ ہوگا"۔ شانگل دیو نے سر جھٹک کر کہا۔

" ایک طریقہ ہو سکتا ہے آقا"۔ شاگلی پری نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

" کیا۔ جلدی بتاؤ۔ کیا طریقہ ہو سکتا ہے"۔ شانگل دیو نے چونکتے ہوئے کہا۔

" آقا، کالا شہزادہ پرستان پر کئے گئے ہمارے جادوئی حصاروں کو ختم کرنے کے لئے لامحالہ بھوت جادوگر والی سیاہ جادو کھوپڑی اندھے غار سے باہر لائے گا۔ وہ جادو کھوپڑی کو غار سے نکالنے کی کیا تدابیر اختیار کرے گا یہ تو میں نہیں جانتی لیکن بھوت جادوگر کی سیاہ جادو کھوپڑی توڑنے کے لئے اسے جادو لڑکی شہزادی راکیہ کے ساتھ آسمان پر لازمی طور پر ایک سرخ تخت پر سفر کرنا پڑے گا۔ جب کالا شہزادہ سرخ تخت پر سفر کر رہا ہوگا اور بھوت جادوگر کی جادو کھوپڑی اس

کے تعاقب میں ہوگی تو چند ساعتوں کے لئے کالے شہزادے کی ساری پراسرار طاقتیں ختم ہو جائیں گی اس کی طاقتیں اسے تب واپس ملیں گی جب بھوت جادوگر سیاہ جادو کھوپڑی سے آزاد ہو کر پرستان کے تمام حصاروں کو ختم کر دے گا۔ میرے لئے وہ موقع بہترین ہو سکتا ہے جب کالے شہزادے کے پاس سے اس کی پراسرار طاقتیں ختم ہوں میں اسی وقت غیبی حالت میں اس پر حملہ کر دوں اور اس کے سرخ تخت کو آگ لگا دوں۔ تخت کے ساتھ کالا شہزادہ اور شہزادی راکیہ بھی یقینی طور پر جل کر بھسم ہو جائے گی"۔ شاگلی پری نے کہا۔

" اوہ، ایسا ممکن ہے تو جاؤ اور جا کر اس کا خاتمہ کر دو شاگلی پری۔ جاٹوش جادوگر تو کالے شہزادے کے خوف سے دم دبا کر بھاگ گیا ہے۔ اب تم اگر کسی طرح کالے شہزادے کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہو تو ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم نہ صرف تمہیں اپنی غلامی سے آزاد کر دیں گے بلکہ تم سے شادی کرکے تمہیں اس سارے پرستان کی ملکہ

بھی بنا لیں گے"۔ شانگل دیو نے کہا اس کی بات سن
کر شاگی پری کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

" اوہ، اگر یہ بات ہے تو میں کالے شہزادے کو
ہلاک کرنے کے لئے اپنی ساری طاقتیں صرف کر دوں
گی"۔ شاگی پری نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ
شانگل دیو کو سلام کرتی ہوئی وہاں سے غائب ہو گئی۔

کالا شہزادہ پہاڑی خرگوش بنا تیزی سے دوڑتا ہوا
سیاہ پہاڑی کے قریب آ گیا تھا اور اب اس پہاڑی
کے اس غار کو تلاش کر رہا تھا جس میں بھوت جادوگر
والی سیاہ جادو کھوپڑی موجود تھی۔ لیکن کافی دیر تلاش
کرنے کے باوجود اسے وہاں کسی غار کا راستہ نہیں مل
رہا تھا۔

" یہ کیا اسرار ہے۔ غار کا راستہ کہاں ہے۔ غار تو
ایک طرف میں نے اس پہاڑی کے چاروں طرف
گھوم پھر کر دیکھ لیا ہے اس میں تو مجھے کسی جانور کا
بنایا ہوا چھوٹا سا سوراخ بھی دکھائی نہیں دے رہا"۔

کالے شہزادے نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ چند لمحے وہ سمندر بابا کی بتائی ہوئی ہدایات سوچتا رہا کہ وہ کیا بھول رہا ہے پھر اچانک اسے یاد آ گیا کہ سمندر بابا نے اسے بتایا تھا کہ سیاہ پہاڑی پر اسے ایک ایسی چٹان کو تلاش کرنا ہے جس پر سیاہ کھوپڑی کا نشان بنا ہوا ہو۔ اسی چٹان کے پیچھے اس غار کا راستہ تھا۔

"کھوپڑی کے نشان والی چٹان۔ اوہ، وہ تو پہاڑی کے دوسری طرف ہے۔ میں نے اس چٹان کو دیکھا تھا۔ نشان دیکھ کر بھی مجھے یاد کیوں نہیں رہا تھا کہ غار اس چٹان کے پیچھے ہے"۔ کالے شہزادے نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔ پھر وہ دوڑتا ہوا پہاڑی کا چکر کاٹ کر دوسری طرف آ گیا۔ اس طرف واقعی ایک بڑی سی گول چٹان موجود تھی جس پر ایک کھوپڑی کا نشان بنا ہوا تھا۔

کالے شہزادے نے اپنا روپ بدلا اور انسانی شکل میں آ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر جلدی سے سلیمانی انگوٹھی کو اس کھوپڑی کے نشان والی چٹان سے چھو

دیا۔ جیسے ہی اس نے سلیمانی انگوٹھی کو چٹان سے چھوا ایک جھماکا ہوا اور گول چٹان بھک سے وہاں سے غائب ہو گئی۔ اب وہاں ایک کافی بڑا اور چوڑا غار کا دہانہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ غار اندر سے بالکل تاریک تھا۔

کالے شہزادے نے سوچا اگر وہ اسی طرح یا پھر کوئی بھی روپ بدل کر غار میں داخل ہوا تو غار کے طلسمی پتلے اور خاص طور پر شہزادی راکیہ جسے ان تین شیطانوں نے جادو لڑکی بنا رکھا ہے اسے ایک لمحے میں ختم کر دے گی۔ ظاہر ہے جب شہزادی راکیہ ایک معمولی چیونٹی پر بھی نظر رکھ سکتی ہے تو پھر کالا شہزادہ ایسا کون سا روپ اختیار کرتا کہ وہ شہزادی راکیہ کی نظروں میں بھی نہ آئے اور وہ اس تک پہنچ بھی جائے۔ کالا شہزادہ سلیمانی انگوٹھی کی مدد سے طلسمی پتلوں کو جلا کر راکھ بھی کر سکتا تھا۔ لیکن اصل مسئلہ شہزادی راکیہ کا تھا۔ وہ سلیمانی انگوٹھی کی مدد سے آگ کی لہریں برساتا ہوا غار میں گھس جاتا تو ان آگ کی لہروں کی زد میں شہزادی راکیہ بھی آ سکتی تھی اس

لئے کالا شہزادہ ایسا نہیں کر رہا تھا۔ وہ کافی دیر سوچتا رہا کہ اسے کون سا روپ بدل کر غار میں داخل ہونا چاہیئے۔ پھر اچانک اس کی نظر اپنے سائے پر پڑی تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"سایہ۔ اوہ اگر میں سایہ بن جاؤں تو میں آسانی سے اس اندھیرے غار کی سیاہی میں ضم ہو سکتا ہوں۔ اندھیرے میں سائے کو کون دیکھ سکتا ہے۔ اوہ، اوہ"۔ کالے شہزادے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سلیمانی انگوٹھی کو حکم دیا کہ اسے نہ صرف سائے کا روپ دے دیا جائے بلکہ اس کی آنکھوں کی روشنی بھی اس قدر تیز کر دی جائے کہ وہ انتہائی تاریکی میں بھی ہر چیز آسانی سے دیکھ سکے۔ اس کے حکم کی دیر تھی کہ ہلکا سا دھماکہ ہوا اور اس کے گرد سرخ دھواں چھا گیا اور جب دھواں چھٹا تو کالا شہزادہ ایک سائے کا روپ اختیار کر چکا تھا۔

خود کو سائے میں تبدیل ہوتے دیکھ کر کالے شہزادے کی خوشی کی انتہا نہ رہی تھی۔ سلیمانی

انگوٹھی اس کا ہر حکم مانتی تھی اور اس کا ہر روپ بدلنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ وہ جن، دیو، جانور اور ہر بے جان چیز کا بھی روپ دھار سکتا تھا جس کا وہ پچھلی مہموں میں تجربہ کر چکا تھا۔ البتہ سائے کا روپ بدلنے کا یہ اس کا پہلا موقع تھا۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھا اور غار میں داخل ہو گیا۔

غار میں انتہائی حد تک گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ مگر اس وقت وہ بھی نہ صرف اندھیرے کا جزو بن گیا تھا بلکہ اس اندھیرے میں بھی دن کی روشنی کی طرح اسے صاف دکھائی دے رہا تھا۔ غار میں واقعی عجیب و غریب اور خوفناک شکلوں والے طلسمی پتلے موجود تھے۔ ان کے پاس ہر قسم کے ہتھیار تھے وہ آنکھیں جھپکائے بغیر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔ جیسے وہ کسی غیبی شے کو تلاش کر رہے ہوں۔ کالا شہزادہ سائے کے روپ میں ان کے قریب سے گزرتا چلا جا رہا تھا لیکن ان کو اس کا احساس تک نہ ہو رہا تھا۔ کچھ آگے جا کر کالے شہزادے کو ایک نہایت حسین و جمیل لڑکی دکھائی دے گئی۔ اس لڑکی نے شہزادیوں والا لباس

پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر شہزادیوں جیسا خوبصورت تاج بھی تھا اور اس نے چہرے پر ایک باریک جالی دار نقاب باندھ رکھا تھا۔ اس کی آنکھیں بھی طلسمی پتلوں کی طرح ساکت تھیں۔ وہ زمین پر نظریں گاڑے ہوئے تھی جیسے وہ زمین پر رینگنے والی معمولی چیونٹی بھی اپنی نظروں سے بچ کر آگے نہ جانے دینا چاہتی ہو۔ وہ لامحالہ شہزادی راکیہ تھی جسے شاگلی پری نے خاص عمل کے ذریعے جادو لڑکی بنا دیا تھا۔

کالا شہزادہ تیزی سے اس کے قریب آگیا۔ شہزادی راکیہ سے کچھ فاصلے پر ایک چٹان پر سیاہ رنگ کی ایک بہت بڑی کھوپڑی پڑی تھی۔ جس کی آنکھیں روشن تھیں۔

کالے شہزادے نے سمندر بابا کے بتائے ہوئے اسم اعظم کا ورد کرتے ہوئے اپنی سلیمانی انگوٹھی شہزادی راکیہ کی پیشانی سے لگا دی۔ اسی لمحے شہزادی راکیہ کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور وہ یکبارگی جیسے بری طرح سے لرز اٹھی اور پھر اس نے جلدی جلدی سے پلکیں

جھپکنا شروع کر دیں اور پھر آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھنے لگی۔ کالے شہزادے نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا تاکہ شہزادی راکیہ چیخ نہ سکے۔

"شہزادی راکیہ، تم اس وقت اپنے محل میں نہیں ہو۔ اپنی کنیزوں کو آوازیں مت دو۔ تم اس وقت ایک شیطانی قیدخانے میں ہو۔ غور سے میری بات سنو۔ میں تمہیں یہاں سے آزاد کرانے آیا ہوں"۔ کالے شہزادے نے اس کے کان کے قریب منہ کر کے کہا اور پھر جلدی جلدی سے اسے ساری بات بتانے لگا جسے سن کر شہزادی راکیہ بری طرح سے لرز اٹھی تھی اور اس کی آنکھیں خوف اور دہشت سے پھیل گئی تھیں۔

"اب تم سمجھ گئی ہو ناں کہ تمہیں کیا کرنا ہے"۔ کالے شہزادے نے اسے تفصیل بتا کر اس کے منہ پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے سرگوشی سے پوچھا۔

"ہاں۔ مم، مگر ...." شہزادی راکیہ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر مگر کچھ نہیں۔ جیسا کہہ رہا ہوں ویسا کرو۔ زندہ رہنے کے لئے تمہیں میرے ساتھ یہاں سے بھاگنا پڑے گا"۔ کالے شہزادے نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"۔ شہزادی راکیہ نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہارا ہاتھ پکڑ رکھا ہے اپنی آنکھیں بند کرو اور میرے ساتھ بھاگ پڑو"۔ کالے شہزادے نے کہا اور پھر وہ دونوں غار سے باہر جانے والے راستے کی طرف دوڑ پڑے۔ شہزادی راکیہ نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں اور وہ دونوں تیزی سے غار کے باہر جانے والے راستے کی طرف بھاگ رہے تھے۔ شہزادی راکیہ کو اس طرح بھاگتے دیکھ کر غار میں موجود طلسمی پتلے چونک پڑے تھے اور انہوں نے اپنے ہتھیار سیدھے کر لئے تھے۔

"رک جاؤ جادو لڑکی۔ تم کہاں جا رہی ہو"۔ ایک طلسمی پتلے نے کڑک کر کہا اور اپنے ہاتھ میں موجود تلوار سیدھی کرکے سامنے آگیا۔ کالے شہزادے نے

مقدس انگوٹھی والا ہاتھ سیدھا کیا۔ اس کی انگوٹھی کے نگینے سے سرخ لہر نکل کر اس طلسمی پتلے سے ٹکرائی اور طلسمی پتلا بھک سے جل کر راکھ ہو گیا۔

"شہزادی راکیہ، کسی آواز کی جانب دھیان نہ دینا اور نہ ہی آنکھیں کھولنا"۔ کالے شہزادے نے چیختے ہوئے کہا۔ جواب میں شہزادی راکیہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

راستے میں کالے شہزادے کو جہاں جہاں طلسمی پتلے دکھائی دے رہے تھے وہ سلیمانی انگوٹھی سے انہیں جلا کر راکھ کرتا جا رہا تھا اور پھر وہ اسی طرح شہزادی راکیہ کا ہاتھ پکڑے غار سے باہر نکل آیا۔

جیسے ہی کالا شہزادہ، شہزادی راکیہ کو لے کر غار سے باہر نکلا غار میں ایک تیز اور انتہائی کریہہ چیخ گونج اٹھی۔

کالے شہزادے نے غار سے باہر آ کر سلیمانی انگوٹھی کو حکم دیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ سائے سے ایک نہایت خوبصورت شہزادے کے روپ میں آگیا۔ اس کے جسم پر نہ صرف شہزادوں جیسا نہایت خوبصورت

لباس تھا بلکہ اس نے ایک خوبصورت تاج بھی پہن رکھا تھا۔ اس کے چہرے پر لمبی مونچھیں تھیں جو اس وقت اس کے سفید رنگ پر بے حد بھلی لگ رہی تھیں۔ کالے شہزادے نے سامنے زمین کی جانب سلیمانی انگوٹھی کا رخ کیا تو اچانک وہاں پر ایک کافی لمبا چوڑا تخت آ گیا۔ اس تخت پر سرخ رنگ کا کپڑا بچھا ہوا تھا۔ کالا شہزادہ شہزادی راکیہ کا ہاتھ پکڑے اسے لئے ہوئے تخت پر آ گیا۔

"بس یہیں کھڑی رہو اور اب تم اپنی آنکھیں کھول سکتی ہو"۔ کالے شہزادے نے شہزادی راکیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس سے پہلے کہ شہزادی راکیہ آنکھیں کھولتی کالے شہزادے نے ہوا میں ہاتھ مار کر سلیمانی انگوٹھی سے ایک تلوار حاصل کر لی۔

شہزادی راکیہ آنکھیں کھول کر حیرت اور خوف بھری نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگی اور پھر کالے شہزادے کو دیکھنے لگی۔

"یہ اڑنے والا تخت ہے شہزادی۔ اپنے قدم مضبوطی سے جمائے رکھنا"۔ کالے شہزادے نے کہا اور

ساتھ ہی اس نے تخت کو ہوا میں بلند ہونے کا حکم دے دیا۔ تخت کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور وہ تیزی سے اوپر کی جانب بلند ہوتا چلا گیا۔

تخت تیزی سے اوپر اٹھا اور اس نے ایک طرف
اڑنا شروع کر دیا۔

" شہزادی راکیہ، جیسے کھڑی ہو ویسے ہی کھڑی رہنا۔
عقب سے کوئی بھی آواز سنائی دے پلٹ کر نہ دیکھنا
اور نہ ہی خوفزدہ ہونا۔ تم اس وقت آزاد فضا میں
سانس لے رہی ہو۔ اب تمہیں کسی سے کوئی خطرہ
نہیں ہے"۔ کالے شہزادے نے شہزادی راکیہ سے
مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔ شہزادی راکیہ اس قدر ڈری
اور سہمی ہوئی تھی کہ وہ منہ سے آواز ہی نہیں نکال
رہی تھی۔ شہزادے کی بات کے جواب میں اس نے

صرف سر ہلا دیا تھا۔

ابھی تخت انہیں لئے ہوئے کچھ ہی بلندی پر گیا ہوگا
کہ اچانک ان کے تخت کے عقب میں ایک بہت
بڑی سیاہ کھوپڑی نمودار ہوئی۔ کھوپڑی کا آدھا حصہ
سیاہ تھا اور آدھا زرد۔ اس کی آنکھیں سرخ تھیں۔
تخت کے عقب میں آتے ہی اس نے منہ سے
خوفناک چیخیں نکالنا شروع کر دی تھیں۔ اس کی چیخیں
اس قدر تیز اور کریہہ تھیں کہ شہزادی راکیہ سر سے
پیروں تک لرز اٹھی تھی۔ جبکہ اس آواز کو سن کر
کالے شہزادے نے جلدی جلدی سمندر بابا کا بتایا ہوا
اسم اعظم پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ کالا شہزادہ جوں
جوں اسم اعظم پڑھتا جا رہا تھا خوفناک جناتی کھوپڑی
نے اور بری طرح سے چیخنا شروع کر دیا تھا اور اس
کی آنکھوں کی سرخی تیز سے تیز ہوتی جا رہی تھی۔

پھر اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور تخت کے
پیچھے آتی ہوئی کھوپڑی کے ماتھے کی ہڈی پھٹی اور اس
میں سے ایک عجیب و غریب بدشکل داڑھی مونچھوں
والا گنجا بھوت نکلا۔ جس کی آنکھیں بے حد بڑی اور

زرد تھیں۔ اس کا سر جیسے پچکا ہوا تھا وہ کھوپڑی کے پھٹے ہوئے ماتھے سے سکڑ سمٹ کر نکلنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کالے شہزادے نے جیسے ہی دھماکے کی آواز سنی اس نے تیز سے پلٹ کر ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار اس بھوت جادوگر پر کھینچ ماری۔ تلوار کسی کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح کالے شہزادے کے ہاتھ سے نکلی اور عین اس بھوت جادوگر کے سر میں جا گھسی۔

بھوت جادوگر کے حلق سے ایک ہولناک چیخ نکلی۔ اس نے اپنے سر میں گڑی ہوئی تلوار کو نکالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک اس کے جسم اور کھوپڑی میں آگ لگ گئی۔ اب تو بھوت جادوگر کے حلق سے نکلنے والی چیخوں کا سلسلہ اور زیادہ تیز ہو گیا تھا۔ اس کی ہولناک چیخیں سن کر شہزادی راکیہ جو پہلے ہی ڈری ہوئی تھی اور زیادہ ڈر گئی اور خوف سے بے ہوش ہو کر تخت پر گر پڑی۔ کالے شہزادے نے جلدی سے اسے سیدھا کر کے لٹا دیا اور اٹھ کر جلتی ہوئی جناتی کھوپڑی اور بھوت جادوگر کی جانب دیکھنے لگا۔ اچانک ہر طرف سے بجلیوں کے چمکنے اور کڑکنے کی آوازیں

سنائی دینے لگیں اور پھر اچانک ہی آسمان کا رنگ سفید ہو گیا۔

آسمان کا رنگ جیسے ہی سفید ہوا اسی لمحے آسمان پر ایک کڑاکا ہوا اور تخت کے عین سامنے اچانک ایک نہایت خوبصورت پری نمودار ہوئی۔ اس پری کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا اور اس کی آنکھیں کبوتر کے خون کی طرح سرخ ہو رہی تھی۔ وہ کالے شہزادے کو کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"ہوشیار بیٹا شہریار۔ یہ شاگلی پری ہے۔ اس کا خیال ہے کہ سرخ تخت پر ہونے کی وجہ سے تمہاری ساری طاقتیں زائل ہو چکی ہیں۔ یہ تم پر حملے کرنے آئی ہے۔ اس کے حملوں سے تمہیں تو نقصان نہیں پہنچے گا لیکن اگر اس کے حملوں کی زد میں شہزادی راکیہ آ گئی تو وہ نہیں بچ سکے گی۔ اس سے پہلے کہ یہ تم پر حملہ آور ہو۔ اس کا خاتمہ کر دو"۔ اچانک کالے شہزادے کو سمندر بابا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ تو کالا شہزادہ ہوشیار ہو گیا۔

"کالے شہزادے، تم نے بھوت جادوگر اور سیاہ

کھوپڑی کو فنا کر کے اپنی موت کو آواز دی ہے۔ میرا نام شاگلی پری ہے میں یہاں تمہاری موت بن کر آئی ہوں۔ اگر میرے حملوں سے تم بچ سکتے ہو تو بچ جاؤ"۔ شاگلی پری نے غضبناک انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" مجھ پر حملہ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ لو شاگلی پری۔ یہ میرا نہیں تمہاری موت کا وقت ہے۔ اپنے پیچھے دیکھو موت تم پر جھپٹنے ہی والی ہے"۔ کالے شہزادے نے جواباً چیختے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر شاگلی پری بجلی کی سی تیزی سے پلٹی مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ پھر کالے شہزادے کی طرف پلٹی اور پھر بری طرح بوکھلا گئی کیونکہ کالا شہزادہ تخت کے بجائے ہوا میں معلق تھا اور اس کے بالکل قریب تھا۔

کالے شہزادے نے شاید اسے دھوکا دینے کے لئے اپنے پیچھے دیکھنے پر مجبور کیا تھا اور موقع ملتے ہی وہ عین شاگلی پری کے سامنے آگیا تھا۔ اس نے سلیمانی انگوٹھی کی مدد سے ایک اور تلوار حاصل کر لی تھی۔

" کالے شہزادے"۔ شاگلی پری غرائی۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی کالے شہزادے کا تلوار والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور شاگلی پری کی گردن اس کے تن سے کٹ کر فضا میں یوں اچھلی جیسے فٹ بال کو ٹھوکر مار کر اچھالا جاتا ہے اور پھر اس کی کٹی ہوئی گردن اور اس کا دھڑ بری طرح قلابازیاں کھاتے ہوئے انتہائی سرعت سے نیچے گرتے چلے گئے۔

" بہت خوب کالے شہزادے۔ اب تم اس تخت اور شہزادی راکیہ کو یہیں چھوڑ دو۔ یہ تخت شہزادی راکیہ کو اس کے ملک پہنچا دے گا تم جلد سے جلد شانگل دیو تک پہنچ کر اس کا خاتمہ کر دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جاٹوش جادوگر کی طرح وہ بھی تمہارے خوف سے بھاگ کر کوہ گم میں غائب ہو جائے۔ اس شیطان دیو کا مرنا بہت ضروری ہے"۔ سمندر بابا کی آواز سنائی دی اور پھر انہوں نے کالے شہزادے کو جاٹوش جادوگر کے فرار ہونے کی ساری تفصیل بتا دی۔

"تو کیا اب مجھے جاٹوش جادوگر کو ہلاک کرنے کوہ گم میں جانا ہوگا"۔ ساری بات سن کر کالے شہزادے نے پوچھا۔

"نہیں، اب اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ کوہ گم ایسی جگہ ہے جہاں اگر کوئی انسان جادوگر چلا جائے تو وہ وہاں سے کسی بھی صورت میں باہر نہیں آ سکتا۔

البتہ اگر کوئی جن یا دیو وہاں چلا جائے تو وہ سو ماہ بعد اپنی طاقتوں کو اور زیادہ مضبوط کرکے باہر آ جاتا ہے۔ اسی لئے میں تمہیں حکم دے رہا ہوں کہ تم شانگل جادوگر دیو کو کوہ گم میں جانے سے پہلے ہلاک کر دو"۔ سمندر بابا نے کہا۔

"جیسا آپ کا حکم سمندر بابا"۔ کالے شہزادے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اسے جب سمندر بابا کی آواز سنائی نہ دی تو اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور سلیمانی انگوٹھی کو حکم دیا کہ وہ اسے پھر سے سیاہ عقاب بنا دے۔

دھماکہ ہوا اس کے گرد سرخ دھواں چھایا اور پھر

کالے شہزادے کو اپنے جسم میں تبدیلی ہوتے ہوئے محسوس ہونے لگی۔ چند ہی لمحوں بعد جب دھواں چھٹا تو کالا شہزادہ سیاہ عقاب کا روپ دھار چکا تھا۔

سیاہ عقاب بنتے ہی کالے شہزادے نے نہایت تیزی سے دوبارہ پرستان کی جانب اڑنا شروع کر دیا۔

شانگل دیو کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑا ہوا تھا۔

وہ نہایت پریشانی کے عالم میں اپنے یعنی شہنشاہ ارژنگ دیو کے کمرے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ غصے اور پریشانی کی وجہ سے اس نے مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔

اسے ابھی چند لمحے قبل شاگلی پری کی ہلاکت کی خبر ملی تھی۔ وہ کمرے میں آرام کر رہا تھا کہ اچانک کمرے کا فرش پھٹا تھا اور اس میں سے ایک ننھا سا سرخ بونا اچھل کر باہر آگیا تھا اور اس نے شانگل دیو جو شہنشاہ ارژنگ دیو بنا ہوا تھا کو شاگلی کی ہلاکت اور

پرستان پر سے طلسمی حصاروں کے خاتمے کا بتایا تھا۔

کالے شہزادے کے ہاتھوں شاگلی پری کی ہلاکت کا سن کر شانگل دیو غیض و غضب سے سرخ ہو گیا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کالے شہزادے کو پکڑ لے اور اس کی گردن اپنے ہاتھوں سے توڑ دے۔

اسی لمحے کمرے میں سالار ہاکش دیو داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر شہنشاہ ارژنگ دیو بنا شانگل دیو چونک پڑا۔ اس نے شاگلی پری کی ہلاکت کا سن کر اسے اپنے کمرہ خاص میں طلب کیا تھا۔

" ہاکش دیو۔ اپنی فوج کو محل کے اردگرد اور پوری سلطنت کاچیا میں پھیلا دو۔ ہمارا ایک آدم زاد دشمن کالا شہزادہ پرستان میں آیا ہوا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ ہم تک پہنچے اسے تلاش کرکے اس کا خاتمہ کر دو"۔ شانگل دیو نے سالار ہاکش دیو کی جانب دیکھتے ہوئے گرجدار اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" آدم زاد اور پرستان میں۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں شہنشاہ دیو۔ آدم زاد اگر پرستان میں آئے تو اس کی ہمیں خبر نہ ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آپ نے تو ہر

طرف غیبی محافظ دیو پھیلا رکھے ہیں۔ اگر آپ کا کوئی
دشمن جن دیو یا جادوگر اس سلطنت میں آنے کی
کوشش کرے تو وہ اسے بھی ایک لمحے میں ہلاک کر
ڈالتے ہیں۔ پھر یہ آدم زاد کالا شہزادہ۔ کیا محافظ
دیوؤں نے اسے ہلاک نہیں کیا"۔ سالار ہاکش دیو نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ انتہائی پراسرار اور غیر معمولی طاقتوں کا مالک
ہے ہاکش دیو۔ اس کے پاس روپ بدلنے والی
صلاحیتیں بھی ہیں۔ وہ خود کو جن، دیو، پری زاد حتیٰ
کہ پرندہ بھی بنا سکتا ہے۔ اس وقت وہ کسی ایسی ہی
مخلوق کے روپ میں ہے جس کی وجہ سے ہمارے
غیبی محافظ دیوؤں کو اس کا پتہ نہیں چل سکا۔
تمہارے پاس شاناری طاقتیں ہیں۔ ان طاقتوں کو
استعمال کرکے تم ہر طرف زرد دھواں پھیلا دو۔
شاناری دھویں میں کالا شہزادہ جس روپ میں بھی
ہوگا تمہاری نظروں میں آ جائے گا۔ اسے دیکھتے ہی تم
ہلاک کر دینا"۔ شالنگل دیو نے جلدی سے کہا۔

" شاناری طاقتیں، لیکن آقا، اگر میں نے شاناری

طاقتوں کا استعمال کرکے پرستان پر زرد دھواں پھیلایا
تو اس کے اثر سے پرستان کے سارے جنات، دیو اور
دوسری مخلوق بے ہوش ہو جائے گی"۔ سالار ہاکش دیو
نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" وہ صرف بے ہوش ہی ہوں گے ناں۔ ہلاک تو
نہیں ہوں گے۔ ایک خطرناک دشمن کو مارنے کے
لئے اگر پرستان کے باسیوں کو کچھ دیر کے لئے بے
ہوش ہونا پڑے تو کیا حرج ہے"۔ شالنگل دیو نے
غصیلے لہجے میں کہا۔

" مگر آقا، جنات، دیو اور پریاں جو اس وقت
آسمان پر پرواز کر رہے ہیں وہ اس دھویں کی زد میں
آ کر بے ہوش ہو گئے تو وہ نیچے گر کر ہلاک ہو جائیں
گے اور ...." سالار ہاکش دیو نے کہا۔

" جو ہوتا ہے ہونے دو۔ ہمیں ہر صورت میں کالے
شہزادے کی ہلاکت چاہئے ۔ کالے شہزادے کو ہلاک
کرنے کے لئے تمہیں پورے پرستان میں ہی کیوں نہ
آگ و خون کی ہولی کھیلنا پڑے تو گریز نہ کرنا۔ یہ
ہمارا حکم ہے۔ قطعی اور آخری حکم"۔ شالنگل دیو

غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا حکم سن کر سالار باکش دیو حیرت سے اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔ وہ کبھی خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا کہ اس قدر رحمدل، نیک اور رعایا کا خیرخواہ شہنشاہ ارژنگ دیو صرف ایک آدم زاد کو ہلاک کرنے کے لئے سینکڑوں بے گناہ جنوں، دیوؤں اور پریوں کی ہلاکت کا حکم دے دے گا۔

" ہماری طرف کیا دیکھ رہے ہو۔ جاؤ باہر جا کر ہر طرف آگ اور خون کا طوفان برپا کر دو۔ جاؤ"۔ شانگل دیو اس قدر خوفناک انداز میں دھاڑا کہ سالار باکش دیو جیسا طاقتور دیو بھی یکبارگی لرز اٹھا۔ اس نے سر جھکایا اور پریشان انداز میں شہنشاہ دیو کو سلام کرتا ہوا الٹے قدموں باہر نکل گیا۔

سالار باکش دیو انتہائی پریشانی کے عالم میں محل سے نکلا تھا۔ اس کے ذہن میں عجیب خلفشار اور طوفان اٹھا ہوا تھا۔ شہنشاہ ارژنگ دیو کے حکم نے اسے ہلا کر رکھ دیا تھا۔ آج تک نہ تو شہنشاہ ارژنگ دیو نے اس سے ایسے لہجے میں بات کی تھی اور نہ ہی رعایا کے خلاف کسی جارحانہ اقدام کا حکم دیا تھا۔ وہ کالے شہزادے نامی آدم زاد کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ آخر وہ آدم زاد کون ہے جس سے شہنشاہ ارژنگ دیو اس قدر خوفزدہ ہے کہ وہ اس کالے شہزادے کو ہر قیمت پر ہلاک کرا دینا چاہتا ہے۔

رعایا پر ظلم کرنے کے خیال سے ہی سالار ہاکش دیو کی جان نکلی جا رہی تھی۔ آسمان پر اس وقت نجانے کتنے جن، دیو، پریاں اور پری زاد اڑ رہے ہوں۔ شاناری طاقتوں کے ذریعے جب سالار ہاکش دیو وہاں زرد دھواں پھیلاتا اور اڑنے والے دیو، جنات اور دوسری مخلوق زد میں آتی تو وہ یقینی طور پر بے ہوش ہو جاتے اور ہزاروں فٹ کی بلندی سے گر کر ان کا جو حشر ہوتا اس کے خیال سے ہی سالار ہاکش دیو لرز رہا تھا۔

اس نے سوچا کہ شاناری طاقتوں کے زرد دھویں کو پھیلانے سے پہلے وہ کیوں نہ اپنے فوجی دیوؤں اور جنوں سے کہہ کر اڑنے والے جنوں، دیوؤں، پریوں اور پریذادوں کو زمین پر آنے کے احکام دے دے۔ نہ کوئی مخلوق آسمان پر ہوگی اور نہ ہی اس کے گرنے کا خدشہ ہوگا۔ یہ خیال سالار ہاکش دیو کو بے حد بھلا معلوم ہوا تھا۔ اس نے اسی طریقے پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیا اور اس خیال سے اس کے ذہن پر پڑا ہوا بوجھ بھی کافی حد تک کم ہو گیا تھا۔ وہ محل سے

باہر جا رہا تھا کہ اسی وقت اسے وزیراعظم راگس دیو تیز تیز قدم اٹھاتا اندر داخل ہوتا ہوا دکھائی دیا۔

" وزیراعظم راگس دیو۔ اوہ اچھا ہوا تم آ گئے ۔ میں تو ...." وزیراعظم راگس دیو کو دیکھ کر سالار ہاکش دیو نے تیزی سے اس کے قریب جاتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ سالار ہاکش دیو اس سے مزید کچھ کہتا وزیراعظم راگس دیو نے اسے خاموشی سے اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ وزیراعظم راگس دیو کو اس قدر پراسرار دیکھ کر سالار ہاکش دیو ایک لمحے کے لئے حیران تو ہوا مگر پھر خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا۔

" کسی ایسے کمرے میں چلو جہاں، میرے اور تمہارے سوا کوئی نہ ہو۔ مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے سالار ہاکش دیو"۔ وزیراعظم راگس دیو نے اس سے مخاطب ہو کر بڑے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

" کیوں، کیا کوئی خاص بات ہے"۔ سالار ہاکش دیو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہایت ہی خاص بات ہے۔ جلدی چلو"۔ وزیراعظم راگس دیو نے کہا۔ سالار ہاکش دیو کو وزیراعظم راگس دیو کے پراسرار رویئے پر حیرت تو ہو رہی تھی مگر وہ اسے لئے ہوئے محل کے ایک خالی کمرے میں آگیا۔

کمرے میں آتے ہی وزیراعظم راگس دیو نے اپنا ایک ہاتھ کمرے میں چاروں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر چاروں طرف پھونکیں بھی مانا شروع کر دی تھیں۔

"یہ، یہ آپ کیا کر رہے ہیں راگس دیو"۔ آخر سالار ہاکش دیو سے رہا نہ گیا تو پوچھ ہی بیٹھا۔

"اپنی اور تمہاری حفاظت کا انتظام"۔ وزیراعظم راگس دیو نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری اور اپنی حفاظت کا انتظام۔ کیا مطلب"۔ سالار ہاکش دیو نے چونک کر پوچھا۔

"سب سے پہلے تو میں تمہیں یہ بتا دوں کہ میں تمہارا وزیراعظم راگس دیو نہیں ہوں"۔ وزیراعظم راگس دیو نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی

بات سن کر اس بار سالار ہاکش دیو بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ تت، تم وزیراعظم راگس دیو نہیں ہو"۔ سالار ہاکش دیو نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں، یہ سچ ہے"۔ وزیراعظم راگس دیو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ تو اس بار سالار ہاکش دیو کی آنکھیں حیرت اور غصے سے سرخ ہو گئیں۔

"تو پھر کون ہو تم"۔ سالار ہاکش دیو نے غضبناک لہجے میں کہا۔

"کالا شہزادہ"۔ وزیراعظم راگس دیو نے کہا تو سالار ہاکش دیو اس بری طرح سے اچھل کر پرے ہٹ گیا جیسے اچانک اس پر کمرے کی پوری چھت آ گری ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے وزیراعظم راگس دیو نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

محل کی چھت پر آ کر کالے شہزادے نے ایک بار
پھر سیاہ عقاب سے اپنا انسانی روپ بدل لیا تھا اور
پھر وہ سمندر بابا کے حکم سے سلیمانی انگوٹھی کی مدد
سے وزیراعظم راکس دیو بن گیا تھا۔ جب وہ محل میں
داخل ہوا تو اس کا ٹکراؤ سالار ہاکش دیو سے ہو گیا۔
اس کے بارے میں بھی سمندر بابا نے بتا دیا تھا کہ
یہ سالار ہاکش دیو ہے۔ اسی لئے کالے شہزادے نے
اسے روک لیا تھا اور اس کے ساتھ اس کمرے میں
چلا گیا تھا جو بالکل خالی تھا۔
شاہی کمرے میں موجود شالگان دیو کو کسی طرح اس

کی آمد کا پتہ نہ چل سکے کالے شہزادے نے سلیمانی
انگوٹھی کی مدد سے وہاں حفاظتی حصار قائم کر دیئے تھے
اور پھر اس نے جب سالار ہاکش دیو کو اپنے بارے
میں بتایا تو سالار ہاکش دیو بری طرح سے اچھل کر
پرے ہٹ گیا جیسے وہ کالا شہزادہ نہ ہو کوئی خوفناک
بلا ہو۔

" کالا شہزادہ۔ اوہ تت تم وہی آدم زاد کالے
شہزادے ہو جس کے پاس پراسرار طاقتیں ہیں اور وہ
روپ بدلنے کی بھی صلاحیتیں رکھتا ہے"۔ سالار ہاکش
دیو نے اس کی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے
ہوئے کہا۔

" تم میرے بارے میں جانتے ہو۔ چلو یہ تو بہت
اچھی بات ہے۔ اب سنو میں تمہیں یہاں کس لئے لایا
ہوں"۔ کالے شہزادے نے کہا اور پھر اس نے
پرستان میں ہونے والی خاموش اور عجیب و غریب
تبدیلیوں کے بارے میں اسے ساری باتیں بتانا شروع
کر دیں۔ جسے سن کر سالار ہاکش دیو کی آنکھیں حیرت
سے چوڑی ہو گئیں۔

"اوہ، کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ شہنشاہ ارژنگ دیو اور وزیراعظم راگس دیو کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس وقت محل میں جو شہنشاہ ارژنگ دیو ہے وہ اصل میں شانگل دیو ہے جس نے اپنی روح شہنشاہ ارژنگ دیو کے جسم میں منتقل کر رکھی ہے"۔ سالار ہاکش دیو نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے اسی لئے اس شیطان دیو کی ہلاکت کے لئے بھیجا گیا ہے سالار ہاکش دیو۔ اس کے ساتھ ایک خوفناک جاٹوش جادوگر بھی تھا جو میرے ہاتھوں اپنی موت کا یقین کرکے بھاگ گیا ہے۔ اس کے علاوہ ان کی ایک کنیز شاگلی پری بھی تھی جسے میں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اگر اب میں نے شانگل دیو کو ہلاک نہ کیا تو وہ اسی طرح تم سب کو دھوکا دیتا رہے گا یا پھر مجھ سے خوفزدہ ہو کر کوہ گم میں چلا جائے گا۔ سو ماہ کوہ گم میں رہ کر وہ انتہائی طاقتور جادوگر بن کر نکلے گا اور پھر وہ اپنے اصلی روپ میں ہی اپنی طاقتوں سے سارے پرستان کی ریاستوں پر آسانی سے قبضہ کر لے گا۔ اس وقت اسے ایسا کرنے سے روکنے والا کوئی بھی

نہیں ہوگا"۔ کالے شہزادے نے کہا تو سالار ہاکش دیو نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ، مگر میں تمہاری بات کا یقین کیوں کروں۔ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ جو تم کہہ رہے ہو وہ سچ ہے"۔ سالار ہاکش دیو نے اس کی جانب شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس کا ثبوت تم اپنی شاناری طاقتوں کا استعمال کرکے حاصل کر سکتے ہو"۔ کالے شہزادے نے سمندر بابا کی بات سن کر اسے جواب دیا۔

"شاناری طاقتیں۔ اوہ تم میری ان پراسرار طاقتوں کے بارے میں بھی جانتے ہو"۔ سالار ہاکش دیو نے ایک بار پھر چونک کر کہا۔

"ہاں"۔ کالے شہزادے نے سر ہلا کر کہا۔

"ہونہہ، ٹھیک ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ اگر تمہاری بات غلط ہوئی تو تم میرے ہاتھوں یہاں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکو گے کالے شہزادے۔ میں شاناری طاقتوں سے تم جیسے آدم زاد کو آسانی سے ہلاک کر سکتا ہوں"۔ سالار ہاکش دیو نے کالے

شہزادے کو گھورتے ہوئے کہا۔

" میں جانتا ہوں"۔ کالا شہزادہ اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔ چند لمحے سالار ہاکش دیو کالے شہزادے کو خوفناک نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنے لگا۔

جیسے جیسے وہ کچھ پڑھتا جا رہا تھا اس کا چہرہ حیرت اور غصے سے بگڑتا جا رہا تھا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے اپنی آنکھیں کھول دیں۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو کالے شہزادے۔ واقعی وزیراعظم راگس دیو اور شہنشاہ ارژنگ دیو ہلاک ہو چکے ہیں اور اسے ہلاک کرنے والا شانگل دیو، جاٹوش جادوگر اور شاگی پری ہی ہے۔ اوہ اتنا بڑا دھوکا۔ اس قدر بھیانک سازش۔ محل میں اتنی بڑی تبدیلی بھی ہو گئی ہے اور اس کا کسی کو علم ہی نہیں ہوا۔ اوہ، اوہ"۔ سالار ہاکش دیو نے حیرت، پریشانی اور انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

" اب تو تمہیں یقین آ گیا ہے ناں۔ اب بتاؤ شانگل دیو کو ہلاک کرنے میں تم میری مدد کر سکتے ہو

یا نہیں"۔ کالے شہزادے نے سنجیدگی سے کہا۔

" اس بدبخت اور شیطان دیو کو ہلاک کرنے کے لئے میں تمہارے ساتھ ہوں آدم زاد کالے شہزادے۔ بتاؤ مجھے کیا کرنا ہوگا"۔ سالار ہاکش دیو نے کہا۔

" تمہیں اس وقت تک اس کمرے میں رہنا ہوگا جب تک میں شانگل دیو کا خاتمہ نہیں کر دیتا۔ میں تمہارا بھیس بدل کر شانگل دیو کے پاس جاؤں گا اور اسے ہلاک کر دوں گا۔ جب تک تم اس کمرے میں رہو گے میرے بنائے ہوئے حفاظتی حصاروں کی وجہ سے شانگل دیو کو اس بات کا علم نہیں ہو سکے گا کہ پرستان میں ایک نہیں دو سالار ہاکش دیو موجود ہیں"۔ کالے شہزادے نے کہا۔

" اوہ، کیا تم میرا بھی روپ اختیار کر سکتے ہو"۔ سالار ہاکش دیو نے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت کا عنصر تھا۔

" ہاں"۔ کالے شہزادے نے مسکرا کر کہا اور دوسرے ہی لمحے وہ ہوبہو سالار ہاکش دیو بن چکا تھا اور ان دونوں میں معمولی سا بھی فرق نہ تھا۔ سالار

ہاکش دیو کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دیوقامت آئینے کے سامنے کھڑا اپنا عکس دیکھ رہا ہو۔ کالے شہزادے کی اس قدر حیرت انگیز صلاحیت دیکھ کر وہ اس سے واقعی مرعوب ہو گیا تھا۔

" بہت خوب کالے شہزادے۔ تم واقعی بے پناہ صلاحیتوں کے مالک ہو۔ تم نے ہوبہو میری شکل و صورت اور جسامت اختیار کی ہے۔ اگر تم نے یہ عمل میرے سامنے نہ کیا ہوتا تو میں بھی سمجھتا کہ میرا کوئی جڑواں بھائی اچانک میرے سامنے آ گیا ہے۔ بہرحال اب بتاؤ تم کرو گے کیا۔ شانگل دیو کو کیسے ہلاک کرو گے۔

کیا وہ تمہارے ہاتھوں آسانی سے ہلاک ہو جائے گا"۔ سالار ہاکش دیو نے کالے شہزادے کی جانب تعریفی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اس کی فکر تم نہ کرو سالار ہاکش دیو۔ شانگل دیو تک مجھے پہنچ جانے دو۔ پھر دیکھو میں اسے کیسے ہلاک کرتا ہوں"۔ کالے شہزادے نے مسکرا کر کہا پھر کالے شہزادے نے اسے سختی سے تاکید کی کہ وہ جب تک

خود اس کے پاس نہ آئے تب تک وہ اس کمرے سے ہرگز باہر نہ نکلے اور پھر وہ خود سالار ہاکش دیو کا روپ دھار کر کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

" تم، تم واپس کیوں آ گئے ہو سالار ہاکش دیو۔ میں نے تمہیں جو حکم دیا تھا۔ اس کا کیا کیا"۔ شانگل دیو جو شہنشاہ ارژنگ دیو بنا ہوا تھا نے سالار ہاکش دیو کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر بری طرح سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" آپ نے مجھے شاناری طاقتوں کے استعمال کا جو حکم دیا تھا۔ اسے استعمال کرنے کے لئے میں آپ سے سرخ موتیوں کا ہار لینا بھول گیا تھا شہنشاہ دیو۔ میں نے آپ کے حکم سے ساری ریاست کالچیا پر شاناری کا زرد دھواں پھیلانا ہے۔ اس کے لئے مجھے

آپ کے گلے میں موجود سرخ موتیوں والے ہار کی ضرورت ہے۔ جب تک آپ مجھے اپنا سرخ موتیوں والا ہار نہیں دیں گے میں ریاست کالچیا کی تمام رعایا کو کیسے بے ہوش کر سکتا ہوں"۔ سالار ہاکش دیو نے جو اصل میں کالا شہزادہ تھا اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

" سرخ موتیوں کا ہار۔ اوہ، مگر یہ ہار تو ...." شانگل دیو نے اپنے گلے میں موجود سرخ موتیوں کے ہار کو دیکھتے ہوئے پریشان لہجے میں کہا۔

" میں جانتا ہوں شہنشاہ دیو۔ جب تک سرخ موتیوں کا ہار شہنشاہوں کے گلے میں رہتا ہے تب تک وہ شہنشاہ ہوتا ہے۔ موتیوں کا ہار گلے سے اترتے ہی کچھ دیر کے لئے آپ کی شہنشاہیت ختم ہو جائے گی اور آپ ایک عام دیو بن جائیں گے لیکن شاناری طاقت کے استعمال کے لئے مجھے اس کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے بغیر ساری ریاست پر میری شاناری طاقت کام نہیں کر سکتی اور آپ نے خود بتایا تھا کہ کالا شہزادہ بے شمار طاقتوں کا مالک ہے۔ اسے سامنے

لانے کے لئے لازمی طور پر ریاست کے تمام باسیوں کو
بے ہوش کرنا ہوگا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو کالا شہزادہ
کسی بھی وقت کوئی بھی روپ بدل کر یہاں آ سکتا
ہے۔ اور ...." کالے شہزادے نے اسے سمجھاتے
ہوئے کہا۔

" تم ٹھیک کہہ رہے ہو سالار ہاکش دیو۔ لیکن یہ
شہنشاہی ہار میں تمہیں کیسے دے سکتا ہوں۔ اگر یہ ہار
میں نے تمہیں دے دیا اور تم نے اسے اپنے گلے میں
پہن لیا تو ...." شانگل دیو نے اس کی جانب شکی
نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" نہیں آقا۔ میں ایسا نہیں کروں گا۔ میں حضرت
سلیمانؑ کی قسم کھاتا ہوں۔ کام ختم ہوتے ہی یہ
شہنشاہی ہار شہنشاہ کو دے دوں گا"۔ کالے شہزادے
نے کہا۔ اس کے قسم کھاتے ہی شانگل دیو کے چہرے
پر اطمینان آ گیا۔

" تم نے قسم کھائی ہے اس لئے میں تم پر اعتبار
کرتا ہوں سالار ہاکش دیو۔ میں جانتا ہوں اگر تم نے
قسم پوری نہ کی تو تم اسی وقت جل کر ہلاک ہو جاؤ

گے اور پھر یہ ہار خود بخود میرے پاس پہنچ جائے گا"۔
شانگل دیو نے مطمئن لہجے میں کہا اور پھر گلے سے
سرخ موتیوں کا ہار نکال کر بے فکری سے کالے
شہزادے کی جانب اچھال دیا۔ کالے شہزادے نے ہار
ہوا میں ہی دبوچ لیا تھا۔ اس نے عمروعیار کی طرح
عیاری دکھا کر شہنشاہی ہار حاصل کیا تھا کیونکہ سمندر
بابا کے مطابق وہ شانگل دیو کو اس وقت تک ہلاک
نہیں کر سکتا تھا جب تک اس کے گلے میں مقدس
سرخ موتیوں والا ہار موجود رہتا۔ سرخ موتیوں والے
شہنشاہی ہار کے گلے سے اترتے ہی شانگل دیو کی
شہنشاہوں والی طاقتیں ختم ہو گئی تھیں۔ اب وہ ایک
عام دیو تھا۔ جسے ہلاک کرنا کوئی مشکل نہ تھا۔ اس
نے جو قسم کھائی تھی وہ ہار شہنشاہ کو دینے کی تھی۔
شہنشاہ ارژنگ بنے شانگل دیو کو دینے کی نہیں۔

ہار حاصل کرتے ہی کالے شہزادے نے یکلخت اپنا
روپ بدلا اور سالار ہاکش دیو سے ایک نہایت طاقتور
اور خوفناک جن کے روپ میں آ گیا جس کا وجود
شہنشاہ ارژنگ دیو بنے شانگل دیو سے کہیں بڑا اور

گیا۔

شانگل دیو کو ہلاک کرکے کالا شہزادہ پھر سالار ہاکش دیو بنا اور وہاں سے نکل کر اس کمرے میں چلا گیا جہاں اصلی سالار ہاکش دیو موجود تھا۔ اسے کالے شہزادے نے شانگل دیو کی ہلاکت کا بتایا تو وہ بہت خوش ہوا۔ کالے شہزادے نے سرخ موتیوں والا شہنشاہی ہار سالار ہاکش دیو کے حوالے کر دیا۔

سالار ہاکش دیو کے کہنے پر کالا شہزادہ اپنے اصلی انسانی روپ میں آگیا۔ پھر ہاکش دیو اسے لئے ہوئے محل کے دربار میں آگیا اور پھر اس نے سب درباریوں کے سامنے اصل حقیقت کا انکشاف کیا تو درباری حیرت زدہ رہ گئے۔ ہاکش دیو نے پوری ریاست میں شانگل دیو کی خوفناک اور بھیانک سازش کا بتا دیا اور یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح اس نے اور اس کے ساتھی جاٹوش جادوگر اور شاگلی پری نے شاہی نجومی شوتو جن، وزیراعظم راگس دیو اور شہنشاہ ارژنگ دیو کو ہلاک کیا تھا۔ اپنے عظیم اور رحمدل شہنشاہ کی موت پر وہاں کی ساری رعایا دکھی ہو گئی۔ پھر

درباریوں اور خاص طور پر کالے شہزادے کی رائے سے ریاست کاچیا کا شہنشاہ سالار ہاکش دیو کو بنا دیا گیا۔ کیونکہ وہ بھی شہنشاہ ارژنگ دیو کی طرح انصاف پسند رعایا کا خیر خواہ اور مخلص تھا۔

کالا شہزادہ کئی روز پرستان میں سالار ہاکش دیو جو اب شہنشاہ بن چکا تھا کا مہمان رہا اور اس نے جی بھر کر پرستان کی سیر کی اور پھر ایک روز وہ چپکے سے سیاہ عقاب بن کر پرستان سے نکلتا چلا گیا کیونکہ اسے نہ صرف اپنے ماں باپ بلکہ مٹکو بونے کی بھی یاد ستانے لگی تھی جو اس مہم میں کسی بھی طور پر اس کے ساتھ شامل نہیں ہوا تھا۔

چپکے سے وہاں سے جانے کا مقصد کالے شہزادے کا یہ تھا کہ اگر وہ شہنشاہ ہاکش دیو سے جانے کو کہتا تو وہ اسے اتنی جلدی جانے کی اجازت نہ دیتا اور پھر کالا شہزادہ تو مہم جو طبیعت کا مالک بن چکا تھا۔ وہ بھلا کسی ایک جگہ ٹھہر کر اپنا وقت کیسے برباد کر سکتا تھا۔

ختم شد